مقالاتِ ختمِ نبوت

از رشحاتِ قلم

ابوحمزہ سعید مجتبیٰ السعیدی

فاضل مدینہ یونیورسٹی

ناشر: دار السعادۃ

www.KitaboSunnat.com

مقالاتِ ختم نبوت

از رشحاتِ قلم

ابوحمزہ سعید مجتبیٰ السعیدی | فاضل مدینہ یونیورسٹی

ناشر

دار السعادۃ، اندرون قلعہ منکیرہ، بھکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمانِ الٰہی:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ.

(الاحزاب:۳۳/۴۰)

''محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، البتہ وہ اللہ کے رسول اور خاتم النّبیین ہیں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مقالات

(۱)......عقیدۂ ختم نبوت (قرآن وحدیث کی روشنی میں) 5

(۲)......خاتم النّبیین (''طائفہ، ضالّہ، مضلّہ، قادیانیہ'' کے شبہات اوران کا ردّ) 17

(۳)......ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ اور سیّدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما کے قول ''قولوا:
خاتم الانبیاء ولا تقولوا: لا نبی بعدہ'' کی توضیح 28

(۴)......محمدی بیگم کے ساتھ نکاح کے لیے مرزا غلام احمد قادیانی کی رغبت، سعی پیہم، پیش
گوئی اور ناکامی کی داستانِ عبرت 35

(۵)......حیات سیّدنا مسیح علیہ السلام 44

(۶)......فاتح قادیان 63

(۷)......فقہ حنفی مرزائیوں کے نزدیک ایک معتبر فقہ ہے 78

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سخن ہائے گفتنی

اسلام کے بنیادی عقائد میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ ایمان بالرسالت بھی انتہائی اہم عقیدہ ہے۔ اس ضمن میں ختم نبوت پر ایمان لانا بھی ضروری ہے کہ نبوت ورسالت کا سلسلہ خاتم النّبیین سیدنا محمد ﷺ پر مکمل ہو چکا ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور آخری رسول ہیں اور یہ امت سب سے آخری امت ہے۔

آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ اور آپ کے بعد جو بھی شخص نبی یا رسول ہونے کا دعویٰ کرے، وہ جھوٹا، کذاب اور دجال ومفتری ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد تیس جھوٹے دجال آئیں گے، ان میں سے ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ حالانکہ میں اللہ تعالیٰ کا آخری نبی ہوں۔ میرے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے بعد بہت سے لوگوں نے نبوت کے دعوے کیے، ان میں ایک نام مرزا غلام احمد قادیانی کا بھی ہے۔

مرزا کی اپنی ایک روایت کے مطابق اس کی ولادت ۱۸۴۰ء میں اور دوسری روایت کے مطابق ۱۸۴۵ء کو لاہور سے ۵۰، ۵۵ میل دور شمال مشرق میں واقع ایک قصبے ''قادیان'' ضلع گورداس پور، پنجاب، ہند میں ہوئی۔ انہوں نے ۱۸۹۱ء میں اپنے مسیح موعود ہونے کا، اور ۱۸۹۴ء میں اپنے مہدئ موعود ہونے کا باقاعدہ دعویٰ اور اعلان کر دیا۔ انہوں نے مرحلہ وار مختلف مدارج طے کرتے کرتے ۱۹۰۱ء میں اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا تو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے سب سے پہلے اہل حدیث علماء کرام اس کے مدمقابل آئے، انہوں نے تحریر، تصنیف، تقریر، مناظروں اور مباہلوں کے ذریعے اس کا مقابلہ اور عقیدۂ ختم نبوت کا دفاع کرتے ہوئے اس کا ناطقہ بند کر دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خونِ دل دے کر نکھاریں گے رخِ برگِ گلاں
ہم نے گلشن کے تحفظ کی قسم کھائی ہے

تردید قادیانیت کے سلسلے میں اوّلیاتِ اہل حدیث:

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ بلا شرکت غیرے ایمان، محبت اور عقیدت کے پیش نظر عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور دفاع کی سب سے زیادہ ذمے داری "اہل حدیث" پر آتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہمارے اسلاف نے اس ذمے داری کو بخوبی سرانجام دیا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ہاں سرخرو ٹھہرے۔ اس سلسلے میں علمائے اہل حدیث کی خدمات کا انتہائی مختصر تذکرہ پیش خدمت ہے:

1: **مولانا محمد حسین بٹالوی** رحمہ اللہ وہ اوّلیں عالم دین ہیں جو سب سے پہلے قادیانیت کے خلاف میدانِ عمل میں نکلے، انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی آں جہانی کے خلاف کفر کا فتویٰ تحریر کیا اور اسے اپنے عالی قدر استاد شیخ الکل فی الکل میاں سیّد نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ کی خدمت میں پیش کر کے اس پر ان کے دستخط کرائے اور بعد ازاں برصغیر کے دور دراز مقامات کے سفر کر کے اس دور کے دو سو معروف و ممتاز اہل علم سے مل کر یا ان کے ہاں اپنے نمائندے بھیج کر یہ فتویٰ ان کی خدمت میں پیش کر کے ان سے دستخط لیے اور مہریں ثبت کرائیں۔ یہ آج سے کم و بیش ایک سو بیس برس پہلے کی بات ہے تب آمد و رفت کے لیے دورِ حاضر کی سہولتوں کا نام و نشان تک نہ تھا۔ اس وقت نہ موٹریں تھیں اور نہ کاریں، نہ پختہ سڑکیں تھیں اور نہ ریل گاڑیوں کا یہ تسلسل۔ لوگ عام طور پر کچے راستوں پر پیدل یا بیل گاڑیوں پر یا اونٹ، گھوڑوں پر سفر کرتے تھے۔ مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ کی ہمت اور ان کا جذبہ خدمت دین اور عقیدۂ ختم نبوت سے وارفتگی اور نبیٔ رحمت خاتم النّبیین ﷺ سے انتہا درجے کی عقیدت اور محبت تھی کہ انہوں نے یہ پُر مشقت اور طویل ترین سفر کیے اور اس سلسلے میں جیب خاص سے خطیر رقم صرف کی۔ پہلی دفعہ یہ فتویٰ انہوں نے اپنے ماہوار رسالے "اشاعۃ السنہ"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ایک ضخیم اشاعت خاص میں انتہائی آب وتاب سے شائع کیا تھا۔ اس سے تقریباً ایک سو سال بعد یہ فتویٰ ''پاک وہند کے علمائے اسلام کا اوّلین متفقہ فتویٰ'' کے نام سے مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ نے نومبر ۱۹۸۶ء میں دارالدعوة السّلفیہ لاہور کی طرف سے دوبارہ شائع کیا تھا۔ جو بڑے سائز کے ۱۸۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی آں جہانی اور اس کی امت کی تکفیر کے متعلق یہ فتویٰ ایک صدی قبل کے علماء اسلام کی ایک معتبر ترین تاریخی دستاویز ہے۔

مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ ۱۰ فروری ۱۸۴۱ء کو بٹالہ ضلع گورداس پور میں متولد ہوئے اور ۲۹ جنوری ۱۹۲۰ء کو اس جہانِ فانی سے راہ گرائے آخرت ہوئے۔

۲: **مولانا محی الدین عبدالرحمٰن لکھوی**، مفسر قرآن حافظ محمد لکھوی رحمہ اللہ کے فرزند گرامی قدر تھے۔ نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ مرزا قادیانی کذاب ومفتری ہے اور فرعون وہامان کے گروہ سے تعلق رکھتا ہے۔ الہام کے الفاظ جو انہیں القاء ہوئے، یہ تھے: ''وقارون وفرعون وھامان'' مرزا صاحب نے انہیں بھی ہدفِ دشنام ٹھہرایا۔ مولانا ممدوح کی ولادت ۱۸۳۸ء کو لکھو کے ضلع فیروز پور میں ہوئی اور ۲۸/اپریل ۱۸۹۹ء کو مدینہ منورہ میں فوت ہوئے اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ ان کے اس فتوے کو ''الہامی فتوائے تکفیر'' سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

۳: **مولانا محمد اسمٰعیل علی گڑھی رحمہ اللہ**: آپ اپنے عہد کے ایک معروف اہل حدیث عالم تھے۔ ان کے والد کا اسم گرامی مولانا عبدالجلیل رحمہ اللہ تھا جو ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں انگریز کے خلاف جہاد کرتے ہوئے علی گڑھ میں جامِ شہادت نوش کر گئے تھے۔ اس لیے انہیں مولانا عبدالجلیل شہید رحمہ اللہ کہا جاتا ہے۔ ان کے فرزند گرامی مولانا محمد اسمٰعیل علی گڑھی کا سالِ ولادت ۱۸۴۸ء ہے۔ انہیں علوم متداولہ میں مہارت حاصل تھی۔ ۱۸۹۲ء میں انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی تردید میں ایک رسالہ لکھا۔ جس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام "اعلاء الحق الصریح فی تکذیب مثل المسیح" ہے۔مرزا صاحب نے ۱۸۹۱ء میں واضح طور پر نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔اس طرح ۴۴ صفحات پر مشتمل یہ سب سے پہلا رسالہ ہے جو اس کی تکذیب و تردید میں شائع ہوا۔مولانا موصوف نے مئی ۱۸۹۴ء کو رحلت فرمائی۔

۴: مرزا کی تردید و تکفیر میں اوّلین مفصل کتاب ۱۸۹۲ء میں معروف اہل حدیث عالم قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمہ اللہ مصنف رحمۃ للعلمین نے "غایت المرام" کے نام سے لکھی۔ اس کتاب کے دوسرے حصے کا نام "تائید الاسلام" ہے۔ اس وقت قاضی صاحب مرحوم کی عمر پچیس برس تھی۔اور اس وقت آپ تمام علماء کرام میں سب سے کم عمر تھے جنہوں نے مرزائیت کا ردّ لکھا۔

اس وقت مرزا غلام احمد زندہ تھے۔آپ نے غایت المرام مرزا صاحب کو بھجوائی اور ساتھ ہی خط لکھا کہ آپ چونکہ پیش گوئیاں بہت کرتے ہیں، اس لیے بتوفیق الٰہی میں بھی آپ کو تین باتیں لکھ کر دے رہا ہوں۔

(۱)......آپ کو حج نصیب نہیں ہوگا۔

(۲)......آپ میری کتاب کا جواب نہیں دے سکیں گے۔

(۳)......آپ کی موت میری موت سے پہلے واقع ہوگی، اور آپ کی موت عبرت ناک ہوگی۔

قاضی صاحب کے احباب و متعلقین کے حلقے میں اس خط کے مندرجات کے بارے میں گفتگو کا سلسلہ چلا تو فرمایا خط کو چھوڑیئے کہ اس میں کیا لکھا ہے۔لیکن ان شاء اللہ ہوگا اسی طرح۔احباب کا اس ضمن میں اصرار بڑھا تو کئی ہفتوں کے بعد مندرجہ ذیل خواب بیان فرمایا:

سیّدنا حسن و سیّدنا حسین رضی اللہ عنہما کو دیکھا، وہ ایک حوض میں ہیں،قریب جا کر سلام عرض کیا تو انہوں نے مجھ پر پانی کے چھینٹے پھینکے۔

میں نے عرض کیا، شہزادو! میں آپ کے خاندان کے غلاموں سے بھی کم تر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں۔ میرے ساتھ یہ شوخی کیسی؟ بولے: یہ شوخی نہیں عطاء ہے۔ ہم جس حوض میں ہیں اس کے چند چھینٹے تمہیں عطا کر رہے ہیں۔ یہ غایت المرام لکھنے کا انعام ہے۔

اپنی طرف سے تم بھی اس کو تین پیش گوئیاں لکھ دو۔ وہ بھی بہت پیش گوئیاں کرتا ہے (خواب ختم ہوا) اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ تینوں پیش گوئیاں قاضی صاحب نے اس خواب کے بعد لکھی اور مرزا کو بھیجی تھیں۔ ❶

قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری رحمہ اللہ ۱۸۶۸ء کو ریاست پٹیالہ، مشرقی پنجاب کے ایک قصبے ''منصور پور'' میں پیدا ہوئے۔ اور دوسری دفعہ کے سفر حج سے واپسی پر دورانِ سفر بحری جہاز میں ۳۰ مئی ۱۹۳۰ء کو سفر آخرت اختیار کیا۔

آپ کی نماز جنازہ مولانا محمد اسمٰعیل غزنوی رحمہ اللہ نے پڑھائی جو ان کے سفر حج کے رفیق تھے۔

۵: مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ اسلام اور قادیانیت کے درمیان سب سے پہلا مناظرہ جو لاہور میں ہوا تھا، اس میں مسلمانوں کی طرف سے مناظر مولانا بٹالوی مرحوم تھے اور قادیانیوں کی طرف سے حکیم نور الدین، مولانا نے حکیم نور الدین کو ناکوں چنے چبوائے اور دلائل وبراہین کی طاقت سے اس طرح اسے لاجواب کیا کہ وہ مناظرہ درمیان ہی میں چھوڑ کر لدھیانہ فرار ہوگیا۔ جہاں ان دنوں مرزا غلام احمد قیام پذیر تھا۔ مولانا بٹالوی نے ۱۵ اپریل ۱۸۹۱ء کو لدھیانہ میں مرزا قادیانی کو تار ارسال کیا اور لکھا کہ ''آپ کا مرید خاص مناظرہ سے راہِ فرار اختیار کر کے آپ کے پاس پہنچ چکا ہے، اسے مناظرے کے لیے آمادہ کریں یا پھر خود مناظرے کے لیے تیار ہو جائیں۔''

۶: مرزا کی تفسیق وتکذیب اور مرزائیت کی تردید وتضلیل کے بارے میں فاتح قادیان بطل اسلام مولانا ثناء اللہ امرت سری رحمہ اللہ کا اسم گرامی اور ان کی خدمات اظہر من الشمس

❶ قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری رحمہ اللہ، ص: ۱۷۸۔ از: مولانا محمد اسحاق بھٹی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ آپ نے تحریری، تقریری اور مناظرے ہر صورت میں اور ہر محاذ پر مرزا اور اس کے حواریوں کو للکارا۔ مرزا نے ۱۹۰۲ء میں ''اعجاز احمدی'' نام کی کتاب میں مولانا امرتسری کو چیلنج کیا کہ وہ قادیان آئیں اور میرے الہامات کو غلط ثابت کریں۔ ہر الہام کی تغلیط کے بدلے میں انہیں ایک سو روپیہ انعام دیا جائے گا۔ اگر وہ تمام الہامات کو غلط ثابت کرنے میں کامیاب ہوگئے تو ایک لاکھ پندرہ ہزار روپے انعام کے مستحق ہوں گے۔ چنانچہ مرزا صاحب کے اس چیلنج کا جواب دینے کے لیے آپ ۱۱ جنوری ۱۹۰۳ء کو قادیان پہنچے اور مرزا کو مقابلے میں آنے کی دعوت دی۔ لیکن اسے مقابلے میں آنے کی جرأت نہ ہوسکی بلکہ محمد احسن امروہوی کے ہاتھ رقعہ لکھ کر بھجوایا کہ وہ قسم کھا کر اللہ تعالیٰ سے عہد کر چکے ہیں کہ کسی سے مناظرہ نہیں کریں گے۔ یہ رقعہ پڑھ کر مولانا امرت سری نے قادیان میں تقریر کی اور مرزا صاحب کو ان ہی کے شہر میں ان کے دعوائے نبوت میں جھوٹا ثابت کیا۔ آپ سب سے پہلے عالم دین ہیں جو مرزا صاحب کے دعوائے نبوت کے بعد قادیان گئے اور جا کر اسے للکارا۔ اس کے نتیجے میں مسلمانانِ برصغیر نے آپ کو ''فاتح قادیان'' کا خطاب دیا۔ یہ خطاب اس قدر خوبصورت انداز میں لکھ کر ان کی خدمت میں پیش کیا گیا کہ دائیں اور بائیں جانب، دونوں طرف سے بہ آسانی پڑھا جاسکتا تھا۔ مولانا ثناء اللہ امرت سری رحمہ اللہ کی ولادت امرت سر میں جون ۱۸۶۸ء کو اور وفات ۱۵ مارچ ۱۹۴۸ء کو سرگودھا میں ہوئی۔

۷: مسلمانانِ برصغیر کی طرف سے ''فاتح قادیان'' کا لقب مولانا ثناء اللہ امرت سری ہی کو دیا گیا۔

۸: مرزائیت کے ظہور سے لے کر اب تک یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ سب سے پہلے اور سب سے زیادہ کتابیں لکھنے والے علمائے اہل حدیث ہی ہیں۔

مولانا ثناء اللہ امرت سری رحمہ اللہ نے مرزا قادیانی کا اس پامردی اور تسلسل کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقابلہ کیا کہ وہ شدید گھبراہٹ میں مبتلا ہوا کہ پکار اٹھا، جھوٹا سچے کی زندگی میں مرجائے، چنانچہ ۱۵/اپریل ۱۹۰۷ء کو اس نے ''مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ'' کے عنوان سے ایک اشتہار شائع کیا اور اس سے گیارہ مہینے بعد ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو احمدیہ بلڈنگ، رام گلی، برانڈتھ روڈ لاہور میں ہیضے کی بیماری سے بیت الخلاء میں مرا۔ اسلامی روایت یہ ہے کہ نبی جہاں وفات پائے اسے وہیں دفن کیا جاتا ہے۔ اگر مرزا سچا تھا تو اسے اسی بیت الخلاء میں دفن کیا جانا چاہیے تھا لیکن مرزائیوں نے اپنے اس ''نبی'' کو قادیان میں دفن کرنے کا فیصلہ کیا۔ پھر جوں ہی لاش احمدیہ بلڈنگ سے باہر لائی گئی زندہ دلانِ لاہور نے اس پر اینٹ، روڑے، پتھر، گوبر، مٹی اور گندگی کی بارش برسا دی اور یہ سلسلہ ریلوے اسٹیشن پہنچنے تک جاری رہا۔ ذلت اور رسوائی کی ایسی صورت حال دنیا بھر میں شاید کسی کو پیش نہ آئی ہوگی جو اس قادیانی نبی کو زندگی میں اور موت کے بعد پیش آئی۔

۱۰: مولانا محمد حنیف ندوی رحمہ اللہ پہلے عالم دین اور صاحب قلم ہیں جنھوں نے قیامِ پاکستان کے بعد سب سے پہلے ہفت روزہ الاعتصام لاہور میں حکومت سے مرزائیوں کو اقلیت دینے کا مطالبہ کیا۔ آپ کے یہ مضامین ''الاعتصام'' میں ۱۹۴۹ء سے ۱۹۵۱ء تک کے دوران شائع ہوئے۔ بعد ازاں ۱۹۵۲ء میں ''مرزائیت نئے زاویوں سے'' کے زیر عنوان کتابی شکل میں معرضِ اشاعت میں آئے علمائے کرام مرزائیوں کو کافر تو قرار دیتے تھے لیکن ان کو دستوری طور پر اقلیت قرار دینے کا مطالبہ سب سے پہلے مولانا ندوی رحمہ اللہ نے ''الاعتصام'' کے صفحات میں کیا۔ بحمد اللہ ایک وقت آیا کہ اس پر عمل ہوا اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو آئینی طور پر مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔ مولانا محمد حنیف ندوی رحمہ اللہ گوجرانوالہ کے رہنے والے تھے۔ ۱۹۰۸ء کو پیدا ہوئے اور ۱۲ جولائی ۱۹۸۷ء کو لاہور میں وفات پائی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱: مرزائیت کے خلاف جتنی تحریکیں چلیں ان میں سب سے زیادہ اہل حدیث علماء اور عوام نے حصہ لیا اور گرفتاریاں پیش کیں۔

۱۲: صوفی عبدالحق غزنوی رحمہ اللہ نے مرزا قادیانی کو مباہلے کا چیلنج دیا۔ وہ ایک عبادت گزار، صاحب تقویٰ گوشہ نشین بزرگ تھے۔ دنیوی معاملات سے انہیں کوئی رغبت نہ تھی۔ سادہ زندگی بسر کرتے تھے، اس لیے لوگ انہیں صوفی عبدالحق غزنوی کہا کرتے تھے۔ دینی معاملات میں نہایت غیور تھے۔ سیّد عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ کے ساتھ غزنی سے ہجرت کر کے امرت سر آ کر آباد ہو گئے تھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی مخالفت میں بہت تیز تھے۔ دوسری طرف مرزا صاحب اور ان کے حامی بھی ان کے مقابلے میں میدانِ عمل میں نکل آئے تھے، بالآخر نوبت مباہلے تک پہنچی۔ صوفی صاحب نے اشتہار شائع کیا کہ امرت سر کی عیدگاہ میں برسرِ عام مباہلہ ان الفاظ میں ہوگا۔

میں (عبدالحق) تین بار باآواز بلند کہوں گا: یا اللہ! میں مرزا کو ضال، مضل، ملحد، دجال، کذاب، مفتری، محرف کلام اللہ و احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھتا ہوں۔ اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر وہ لعنت کر جو کسی کافر پر آج تک تو نے نہ کی ہو۔

پھر مرزا تین بار باآواز بلند کہے: یا اللہ اگر میں ضال و مضل و ملحد و دجال و کذاب و مفتری و محرف کتاب اللہ و احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں تو مجھ پر لعنت کر جو کسی کافر پر آج تک تو نے نہ کی ہو۔ اس کے بعد قبلہ رو ہو کر دیر تک ابتہال و عاجزی کریں گے کہ اے اللہ! جھوٹے کو شرمندہ و رسوا کر اور سب حاضرین مجلس آمین کہیں گے۔ ❶

اس اشتہار کی رو سے یہ مباہلہ ۲۰ جون ۱۸۹۳ء مطابق ۱۰ ذوالقعدہ ۱۳۱۰ھ کو امرت سر کی عیدگاہ میں ہوا۔ اس کے نتیجے میں مولانا عبدالحق ہی کی زندگی میں مرزا قادیانی ذلت کی موت مر کر دنیا سے گیا۔ جس کی تفصیل اوپر بیان ہو چکی ہے اور مولانا صوفی عبدالحق غزنوی نے مرزا

---

❶ تاریخ مرزا، ص: ۴۷ مطبوعہ المکتبۃ السلفیہ لاہور۔ بحوالہ اشتہار مولانا عبدالحق غزنوی، ۹ ذوالقعدہ ۱۳۱۰ھ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی وفات سے نو سال بعد ۱۶ مئی ۱۹۱۷ء کو وفات پائی اور نہایت عزت وتکریم کے ساتھ دفن کیے گئے۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ مولانا صوفی عبدالحق غزنوی واحد عالم دین ہیں جن سے مرزا صاحب کا مباہلہ عملاً منعقد ہوا۔ ورنہ اس زمانے میں متعدد حضرات سے مباہلے کے متعلق گفتگو تو ہوئی، دونوں طرف سے اشتہار وغیرہ بھی چھپتے رہے لیکن عملی اعتبار سے مباہلے تک نوبت نہیں پہنچی۔ مباہلہ صرف اسی اہل حدیث عالم سے ہوا اور اس کے نتیجے میں مرزا صاحب اپنے منطقی انجام کو پہنچے۔ ❶

حکایت لذیذ تر بود دراز تر گفتم

ہمارا خون بھی شامل ہے تزئین گلستاں میں
ہمیں بھی یاد کر لینا چمن میں جب بہار آئے

عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت، اس پر پختہ ایمان اور اس کے اظہار و بیان کے سلسلے میں راقم نے متعدد مقالات لکھے جو موقعہ بہ موقعہ مختلف جرائد ومجلّات میں اشاعت پذیر بھی ہوئے۔

یہ مقالات اسلام آباد میں مقیم علم دوست شخصیت، محبّ مکرم جناب بلال مہدی صاحب کی نظر سے گزرے تو انہوں نے ان کی افادیت کے پیش نظر ایک مکتوب لکھ کر راقم کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ان کی ایک مستقل رسالے کی صورت میں اشاعت کی طرف توجہ دلائی۔ اللہ کریم انہیں جزائے خیر عطا فرمائے، آمین۔

چنانچہ ان مقالات کی اس کتابچے کی صورت میں اشاعت ان کی حوصلہ افزائی کا نتیجہ ہے۔ اگر آں محترم اس طرف توجہ نہ دلاتے تو شاید یہ مقالات رسالے کی صورت میں شائع نہ ہوتے۔ جناب بلال مہدی صاحب کا مکتوب ملاحظہ فرمائیں:

---

❶ یہ معلومات مؤرخ اہل حدیث مولانا محمد اسحٰق بھٹی حفظہ اللہ کی تحریرات سے ماخوذ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باسمہ تعالیٰ!

جناب محترم پروفیسر مجتبیٰ سعیدی صاحب، زید مجدکم

السلام علیکم ورحمة الله!

امید ہے بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہوں گے، برادرم جبار مرزا صاحب کی وساطت سے آپ کے مختلف اخبارات وجرائد میں شائع شدہ کالم ختم نبوت کے سلسلے میں باصرنواز ہوئے۔خوشی ہوئی کہ منکیرہ میں ایک خوب صورت لکھنے والے موجود ہیں۔ یقین جانئے آپ کے قلم کی ندرت اور خیال کی خوب صورت ادائیگی نے تحسین کرنے پر راغب کیا کاش کہ یہی کالم کتابی شکل میں ہوتے تو لائبریریوں میں محفوظ ہوجاتے۔

تھوڑے سے مقدمے، اضافے اور وضاحت کے ساتھ خوب صورت کتابچہ بن سکتا ہے۔امید ہے کہ آپ اس پر ضرور غور فرمائیں گے۔

مزید گزارش ہے کہ آپ خوب صورت لکھاری ہیں۔علم ویسے موجود ہے۔مذہبیات کے ساتھ ساتھ معاشرتی اور علاقے کے مسائل پر بھی لکھیں، بہت فائدہ ہوگا۔

خط اپنے احساسات کو پہنچانا فرض تھا۔اس لیے تحریراً حاضر ہوا۔اس دعا کے ساتھ کہ

اللہ کرے روزِ قلم اور زیادہ

جملہ احباب کو سلام قبول ہو۔

والسلام

طالب دعا

بلال مہدی، اسلام آباد

۲۰۱۱ء۔۶۔۲۵

☆☆☆☆☆

میں شکر گزار ہوں محترم المقام مولانا خاور رشید بٹ صاحب حفظہ اللہ کا، جنہوں نے ”حرفے چند“ لکھ کر اس موضوع کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ناسپاسی ہوگی اگر میں فاضل نوجوان، محقق عالم دین، مصنف کتب کثیرہ، مولانا محمد ارشد کمال صاحب حفظہ اللہ کا شکریہ ادا نہ کروں۔

انہوں نے کمال محبت سے پورے مسودہ کا جائزہ لے کر فنی لحاظ سے خوب سے خوب تر بنانے کی سعی کی، بعد ازاں اس کی کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ حتی کہ اس رسالے کی اشاعت تک کے مراحل کمال ذمے دارے سے ادا کیے۔ جزاہ اللہ خیراً

دعا ہے کہ اللہ کریم اس عاجزانہ خدمت کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمالے، آمین۔

ابوحمزہ سعید مجتبیٰ السعیدی

دار السعادۃ

منکیرہ، ضلع بھکر

۲۱ رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ چند

تاریخ عالم اٹھا کر دیکھئے، کفر نے اسلام کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لیے ہمیشہ کون سا حربہ استعمال نہیں کیا۔ وہ کون سا جال ہے جس کے ذریعے اسلام کو مقید کرنے کی کوشش نہیں ہوئی وہ کون سی خطرناک سازش ہے جو اسلام کی گردن کاٹنے کے لیے تیار نہیں کی گئی۔ وہ کون سی درندگی ہے جس کی مشق اسلام اور اس کے نام لیواؤں پر نہیں کی گئی۔ الغرض انہوں نے ایڑھی چوٹی کا زور لگایا لیکن یہ نور باری تعالیٰ ہے اسے کوئی طاقت نہ مٹا سکی اور نہ ہی مٹا سکے گی۔

قرآنِ مجید اس کی شہادت دیتا ہے جو خود قرآن کی سچائی کا منہ بولتا ثبوت بھی ہے:

﴿ یریدون ان یطفؤا نور الله .... ﴾ الخ

اسلام کی سچی اور فطرتی تعلیم کو زنگ آلود کرنے کی کوشش خاتم الانبیاء ﷺ کی زندگی کے آخر میں ہی شروع ہو گئی تھی جب یمامہ میں مسیلمہ نامی شخص نے نبوت محمدی میں شریک ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ اس کے بعد اسود عنسی، طلحہ اسدی، حسن بن صباح، عبداللہ بن سبا وغیرہ نے علم اٹھایا اور سادہ لوح مسلمانوں کے عقائد ونظریات بدلنے کی کوشش کرتے رہے جس کے نتیجے میں نت نئے فرقے رونما ہوتے گئے۔

ہندوستان پر انگریز سامراج نے قبضہ کیا تو اسے سب سے زیادہ خطرہ مسلمانوں کے جذبہ جہاد سے تھا اس کا مظاہرہ تاریخ اسلام میں انہوں نے دیکھا ہوا تھا اور یہاں بھی انہیں اسی کا سامنا تھا۔ لہٰذا ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد انہوں نے سر جوڑے اور اسلام کو اندر سے ہی کھوکھلا کرنے کی سازش تیار کی۔ چنانچہ اس کام کے لیے انہیں اپنے پرانے نمک خوار اور ایجنٹ غلام مرتضیٰ جس نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں مسلمانوں کے خلاف انگریزوں کی بڑی مدد کی تھی کا بیٹا مرزا غلام احمد مل گیا جو معمولی پڑھا لکھا تھا لیکن عیاری اور مکاری میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی مثال آپ تھا۔

اس کے ذریعے انھوں نے مسلمانوں میں ایک ایسا فرقہ ایجاد کردیا جس میں شامل ہونے والا خاتم الانبیاء کے بجائے مرزا کی طرف نسبت کو زیادہ محبوب جانتا، اسلامی تعلیمات آہستہ آہستہ مٹتی چلی گئیں۔ جہاد کا نام لینا گناہ قرار پایا۔ مکہ ومدینہ سے محبت کم ہو کر قادیان، لندن اور تل ابیب کی طرف زیادہ ہوتی گئی۔ اسی کے نزدیک عربی معتوب اور انگریز محبوب گردانے گئے۔

اس طرح ایک ایسی جماعت منظر عام پر آئی جس نے مسلمانوں کے ایمان کو اسلامی لیبل کے ساتھ لوٹا۔ قرآن کو قرآن کے نام پر، صحابہ کو صحابہ کے نام پر، حدیث کو حدیث کے نام پر، اہل بیت کو اہل بیت کے نام پر سب سے بڑھ کر نبی کو نبی کے نام پر لوٹا۔

ان سب کی حیثیت ثانوی ہو کر رہ گئی کیونکہ اس فرقہ کے پیروکار قرآن وحدیث اور نبی وغیرہ کو اس لیے تسلیم کرتے ہیں کہ ان کے پیش رو کذاب زمانہ مرزا غلام احمد نے ایسا بتایا ہے۔

مرزا قادیانی نے جیسے ہی پر پرزے نکالنے شروع کیے اسی وقت سے اللہ تعالیٰ نے ایسے بندے کھڑے کردیئے جنہوں نے اسے ناکوں چنے چبانے پر مجبور کردیا۔ سب سے پہلے اس کا جھنڈا معروف سلفی عالم دین مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ نے اٹھایا پھر مولانا ثناء اللہ امرتسری، قاضی سلیمان منصور پوری، مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی، مولانا عبداللہ معمار، حافظ عبدالقادر روپڑی، حافظ محمد گوندلوی، علامہ احسان الٰہی ظہیر وغیرہ۔ الغرض کس کس کا نام لیا جائے سب ختم نبوت کی چوکیداری کے لیے اپنے اپنے وقت پر میدان عمل میں اترتے رہے۔

اسی سلسلے کی کڑی زیر نظر مقالا جات ہیں جو معروف مصنف اور مترجم جناب پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی حفظہ اللہ کے تحریر کردہ ہیں۔ انہوں نے بڑی عرق ریزی سے انہیں ترتیب دیا۔

ان میں سے ہر ایک اپنے نام سے اپنے اندر پائے جانے والے علمی نکات کا پتہ دیتا ہے۔

۱: عقیدۂ ختم نبوت (قرآن وحدیث کی روشنی میں)

۲: خاتم النّبیین (''طائفہ، ضالّہ، مضلّہ، قادیانیہ'' کے شبہات اور ان کا ردّ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳: ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا......

۴: محمدی بیگم کے ساتھ نکاح کے لیے مرزا......

۵: حیات سیّدنا مسیح علیہ السلام

۶: فاتح قادیان

۷: فقہ حنفی مرزائیوں کے نزدیک ایک معتبر فقہ ہے۔

ان میں سے آخری مقالہ میں اس حوالے کا اضافہ کر لینا چاہیے جو خود ایک حنفی عالم دین کا ہے جو ہندو مذہب ترک کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہوا تھا تا کہ گواہی مل جائے کہ حنفی علماء بذات خود مرزا کو حنفی سمجھتے تھے۔ پہلے ان کا نام اور ڈگریاں ملاحظہ فرمائیں:

غازی احمد (سابق کرشن لال) ایم اے علوم اسلامیہ (گولڈ میڈلسٹ) ایم اے عربی (گولڈ میڈلسٹ) ایم۔او۔ایل، بی۔ایڈ، فاضل عربی (میڈلسٹ) فاضل فارسی، فاضل درس نظامی، سابق پرنسپل گورنمنٹ کالج بوچھال کلاں ضلع چکوال۔

انہوں نے اپنی خودنوشت لکھی "من الظلمات الی النور" اس کے صفحہ ۹۲، ۹۳ پر مرزا ناصر خلیفہ ثالث قادیانیت سے اپنی ملاقات کا حال لکھتے ہیں اس نے ان سے دو سوال کیے ان میں ایک یہ تھا:

میں نے عرض کیا مجھے ایک بات اور دریافت کرنا ہے۔ میں نے مرزا صاحب کی تحریر پڑھی ہے کہ میں اور میری جماعت کے افراد فقہی مسلک میں امام ابوحنیفہ کے پیروکار ہیں۔ ناصر صاحب میں بھی حنفی مسلک سے تعلق رکھتا ہوں۔ ناصر صاحب نے اظہار مسرت فرمایا۔ میں نے عرض کیا کہ مرزا صاحب تو آپ کے خیال کے مطابق منصب نبوت پر سرفراز تھے کیا یہ امر منصب نبوت کے شایانِ شان ہے کہ ایک نبی ایک امتی کے فقہی مسلک کا پیروکار اور مقلد ہو۔ کیا یہ مقام نبوت کی توہین نہیں۔ ناصر صاحب نے فرمایا: اس سوال کا جواب بھی کسی دوسری مجلس میں تفصیل کے ساتھ دوں گا۔ میں نے ناصر صاحب سے اجازت طلب کی انہوں نے خندہ پیشانی سے رخصت کیا جب میں سیڑھیاں اتر رہا تھا تو ختم نبوت پر میرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان وایقان میں اضافہ ہوتا جارہا تھا کہ واقعی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ آپ کا لایا ہوا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے کسی نئے تکمیل کنندہ کی قطعاً نہ کوئی ضرورت ہے اور نہ گنجائش۔ آپ کے بعد جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا اس کی نبوت کاذبہ ہوگی۔ ❶

اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ ان مقالا جات کو اپنے حضور قبول فرمائے، اور ختم نبوت کے چوکیداروں میں جناب پروفیسر صاحب کو لکھ لے۔ نیز اس کے جملہ معاونین کو بھی اسی راہ کا راہی بنائے۔ آمین یا ربّ العالمین

والسلام

خاور رشید بٹ

دارالعلوم المحمدیہ، لوکوورکشاپ،

مغل پورہ، لاہور

❶ من الظلمات الی النور، ص:۹۲، ۹۳، طبع المکتبۃ العلمیہ، لیک روڈ لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدۂ ختم نبوت

قرآن وحدیث کی روشنی میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ ﴿ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ ﴾ (الاحزاب: ۴۰)

''محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النّبیین (آخری نبی) ہیں اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔''

۲۔ ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ ﴾ (المائدہ: ۳)

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا، اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔''

اللہ تعالیٰ کی طرف سے دین اسلام مکمل اور اس کی نعمت پوری ہو چکی ہے۔ لہٰذا آپ ﷺ کا لایا ہوا دین اکمل اور سابقہ ادیان کے لیے ناسخ اور ہر لحاظ سے مکمل ہے۔ اب قیامت تک نہ کسی دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی نبی کی۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے بھی اس آیت سے ختم نبوت پر استدلال کیا ہے۔ [1]

۳۔ ﴿ وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَاۤ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ ﴾ (آلِ عمران: ۸۱، ۸۲)

''اور جب اللہ نے تمام انبیاء سے اس بات کا عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کروں پھر تمہارے پاس وہ رسول آئے جو تمہاری (کتاب اور تعلیمات کی) تصدیق کرتا ہو تو تمہیں اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا ہوگی۔

[1] دیکھیں تفسیر القرآن العظیم: ۲/ ۴۶۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ نے پوچھا: کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو؟ تو سب نے کہا کہ ہم نے اقرار کیا۔ اللہ نے فرمایا: تم اس عہد کے گواہ رہنا اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔ پھر اس کے بعد جو کوئی بھی اس عہد سے منہ موڑے گا تو وہ لوگ نافرمان ہوں گے۔"

اس آیت میں اس عہد کا بیان ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء سے محمد رسول اللہ ﷺ کے بارے میں لیا، جو سب سے آخر میں اور سب کے بعد آئیں گے۔ ان کے بعد کوئی رسول یا نبی نہیں آئے گا۔

٤۔ ﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ (التوبة:٣٣)

"اللہ وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ مبعوث کیا تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب کردے، خواہ یہ بات کافروں کو کتنی ہی ناگوار کیوں نہ گزرے۔"

٥۔ ﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا﴾ (الفتح:٢٨)

"اللہ وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اسے سب ادیان پر غالب کردے اور اللہ بطور گواہ کافی ہے۔"

٦۔ ﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ (الصف:٩)

"اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کردے اگرچہ مشرکین اس بات کو ناپسند ہی کریں۔"

ان تینوں آیات سے ظاہر ہے کہ یہ دین تمام ادیان سے آخر میں ان سب کے لیے ناسخ بن کر غالب ہونے کے لیے آیا ہے۔ اس کے بعد اب کوئی دین یا شریعت نہیں آئے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلَ الْاَنْبِیَاءِ قَبْلِیْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بَیْتًا فَأَحْسَنَهٗ وَأَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِیَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَیَعْجَبُوْنَ لَهٗ وَیَقُوْلُوْنَ: هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ؟)) قَالَ: ((فَاَنَا اللَّبِنَةُ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ.)) ❶

سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری اور مجھ سے پہلے کے انبیاء کی مثال اس آدمی کی سی ہے جس نے انتہائی حسین وجمیل گھر بنایا ہو اور اس کے کسی کونے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی ہو، لوگ اس گھر کے گرد گھومتے ہوئے اس کی خوبصورتی پر تعجب کرتے ہوں کہ یہ اینٹ یہاں کیوں نہ لگائی گئی۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں وہی اینٹ ہوں اور میں آخری نبی ہوں۔“

۸۔ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ: قَاعَدْتُ اَبَاهُرَیْرَةَ خَمْسَ سِنِیْنَ، فَسَمِعْتُهٗ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: ((كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِیَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِیٌّ خَلَفَهٗ نَبِیٌّ، وَاِنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ)) ❷

ابوحازم کا بیان ہے کہ میں ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پانچ برس رہا، میں نے ان کو نبی ﷺ سے بیان کرتے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”انبیائے کرام بنی اسرائیل کی قیادت کیا کرتے تھے، جب ایک نبی کی وفات ہوتی تو اس کی جگہ دوسرا نبی آجاتا (لیکن) میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔“

❶ صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب خاتم النّبیین، حدیث نمبر: ۳۵۳۵؛ صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب ذکر کونه ﷺ خاتم النّبیین، حدیث نمبر: ۲۲۸۶.

❷ صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، حدیث نمبر: ۳۴۵۵؛ صحیح مسلم، کتاب الامارة، باب وجوب الوفاء ببیعة الخلیفة، الاوّل فالاوّل، حدیث نمبر: ۱۸۴۲.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((فَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ مَسْجِدِي آخِرُ الْمَسَاجِدِ)) ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد (کسی نبی کی بنائی ہوئی) آخری مسجد ہے۔"

۱۰۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ ـ مَوْلَى الْجُهَنِيِّيْنَ ـ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ ـ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ، فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ مَسْجِدَهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ. ❷

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور ابوعبداللہ الاغر مولیٰ الجھنیین جو کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے تھے۔ ان دونوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد (یعنی مسجد نبوی) میں ایک نماز مسجد حرام کے علاوہ باقی مساجد کی ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی اور آپ کی مسجد (کسی نبی کی بنائی ہوئی) آخری مسجد ہے۔

۱۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قُلْتُ لِابْنِ أَبِي أَوْفٰى: رَأَيْتَ إِبْرَاهِيْمَ ابْنَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قَالَ: مَاتَ صَغِيْرًا وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُوْنَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم نَبِيٌّ عَاشَ ابْنُهُ، وَلٰكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ. ❸

اسمٰعیل نے ہم سے بیان کیا کہ میں نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند ابراہیم کو دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا کہ وہ تو صغر سنی

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب فضل الصلوة بمسجدى مكة والمدينة، حديث نمبر: ١٣٩٤.

❷ ایضاً۔

❸ صحيح بخاری، كتاب الادب، باب من سمى باسماء الانبياء، حديث نمبر: ٦١٩٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی میں فوت ہوگئے تھے، اگر محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی آنا ہوتا تو آپ کا بیٹا زندہ رہتا۔ لیکن آپ کے بعد کوئی نبی (آنے والا) نہیں۔

۱۲۔ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((…… وَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا حَذَّرَ أُمَّتَهُ الدَّجَّالَ وَاَنَا آخِرُ الْاَنْبِيَاءِ، وَاَنْتُمْ آخِرُ الْاُمَمِ)) ❶

سیّدنا ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور آپ نے خطبہ میں فرمایا: ''اللہ کے ہر نبی نے اپنی اپنی امت کو دجال (کے فتنے) سے ڈرایا ہے، میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔''

نیز اسی حدیث میں ہے:

۱۳۔ ((إِنَّهُ يَبْدَأُ فَيَقُوْلُ: أَنَا نَبِيٌّ، وَلَا نَبِيَّ بَعْدِیْ.)) ❷

''کہ دجال اپنے فتنہ کا آغاز کرتے ہوئے دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے (حالانکہ) میرے بعد کوئی نبی (آنے والا) نہیں۔''

۱٤۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَحْسِنُوا الصَّلٰوةَ عَلَيْهِ، فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّ ذَالِكَ يُعْرَضُ عَلَيْهِ. قَالَ: فَقَالُوْا لَهُ فَعَلِّمْنَا، قَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ، مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ، إِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ. اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَغْبِطُهُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ

❶ سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب فتنة الدجال، حديث: ٤٠٧٧؛ سنن ابى داود، حديث نمبر: ٤٣٢٢.
❷ ایضاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ . اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ)) ❶

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگو! تم جب رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجو تو بہترین الفاظ کے ساتھ درود بھیجا کرو، تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارا یہ عمل آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ تو لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ ہی ہمیں درود کے بہترین الفاظ کی تعلیم فرما دیں تو انہوں نے کہا، تم یوں کہا کرو: یا اللہ! تو اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرما سید المرسلین، امام المتقین، خاتم النبیین، محمد ﷺ پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں، جو نیکی کے امام، بھلائی کے قائد اور رسولِ رحمت ہیں۔ یا اللہ! ان کو اس مقام محمود پر فائز فرما جس کے بارے میں پہلے اور پچھلے لوگ آپ پر رشک کریں گے، اے اللہ! محمد ﷺ اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما، جس طرح کہ تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمت نازل فرمائی تھی، بے شک تو قابل تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! محمد ﷺ اور ان کی آل پر برکتیں نازل فرما، جیسا کہ تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکتیں نازل فرمائیں، بے شک تو قابل ستائش اور صاحب احترام ہے۔

١٥۔ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ إِلٰى تَبُوْكَ وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا فَقَالَ: أَتُخَلِّفُنِيْ فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ؟ قَالَ: ((أَلَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِيْ)) ❷

❶ سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب الصلوة على النبى ﷺ، حديث نمبر: ٩٠٦. وفيه المسعودى اختلط قبل موته. (محمد ارشد کمال)

❷ صحيح بخارى، كتاب المغازى، باب غزوة تبوك، حديث: ٤٤١٦؛ صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل على بن ابى طالب رضى الله عنه، حديث نمبر: ٢٤٠٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصعب بن سعد اپنے والد سعد رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے لیے روانہ ہوئے تو علی رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب مقرر کر گئے۔ تو علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمہاری میرے ساتھ وہی حیثیت ہو جو ہارون (علیہ السلام) کو موسیٰ (علیہ السلام) سے تھی، البتہ اتنا ضرور ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔''

مسلم کی دوسری روایت میں یہ بھی ہے ((اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَكُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی ، اِلَّا اَنَّهٗ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِیْ)): ''کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمہاری میرے ساتھ وہی حیثیت ہو جو ہارون (علیہ السلام) کو موسیٰ (علیہ السلام) سے تھی، البتہ اتنا ہے کہ میرے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہے۔''

١٦ ۔ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِعُمَرَ: اِنْطَلِقْ بِنَا اِلٰی اُمِّ اَيْمَنَ نَزُوْرُهَا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَزُوْرُهَا ، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا اِلَيْهَا بَكَتْ ، فَقَالَا لَهَا: مَا يُبْكِيْكِ؟ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم . فَقَالَتْ: مَا اَبْكِیْ اَنْ لَا اَكُوْنَ اَعْلَمُ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم ، وَلٰكِنْ اَبْكِیْ اَنَّ الْوَحْیَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ ، فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ ، فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا . [1]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آئیں! ہم امّ ایمن کی زیارت وملاقات کے لیے جائیں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی زیارت کے لیے جایا کرتے تھے۔ جب ہم ان کے ہاں پہنچے تو وہ رونے لگیں۔ ان دونوں نے ان سے کہا: آپ کیوں روتی ہیں؟

[1] صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل ام ایمن رضی اللہ عنها، حدیث نمبر: ٢٤٥٤ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے ہاں اس کے رسول کے لیے جو کچھ ہے وہ بہت ہی بہتر ہے۔ تو ام ایمن رضی اللہ عنہا نے کہا: میں اس لیے نہیں روتی کہ میں جانتی ہوں کہ اللہ کے ہاں جو کچھ ہے وہ اس کے رسول کے لیے بہت ہی بہتر ہے لیکن میں تو اس لیے روتی ہوں کہ آسمان سے نزولِ وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ یہ کہہ کر انہوں نے ان کو بھی رلا دیا اور وہ بھی ان کے ساتھ رونے لگے۔

۱۷۔ عَنْ أُمِّ کُرْزٍ الْکَعْبِیَّةِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِیَتِ الْمُبَشِّرَاتُ)) ❶

ام کرز کعبیہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ”نبوت ختم ہو گئی ہے اور صرف مبشرات باقی رہ گئی ہیں۔“

۱۸۔ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((لَمْ یَبْقَ مِنَ النُّبُوَّتِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ)) قَالُوْا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: ((اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ .)) ❷

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ نبوت میں سے صرف مبشرات باقی رہ گئی ہیں۔“ صحابہ کرام نے دریافت کیا کہ مبشرات سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اچھے خواب۔“

۱۹۔ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِیْ الَّذِیْ یُمْحٰی بِیَ الْکُفْرُ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی عَقِبِیْ، وَأَنَا الْعَاقِبُ، وَالْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَهُ نَبِیٌّ)) ❸

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرا ایک نام محمد

❶ سنن ابن ماجه، کتاب تعبیر الرؤیا، باب الرؤیا الصالحة......، حدیث نمبر: ۳۸۹۶.

❷ صحیح بخاری، کتاب التعبیر، باب المبشرات، حدیث نمبر: ۶۹۹۰.

❸ صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اسماء ہ صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث نمبر: ۲۳۵۴.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، اور میرا نام احمد (بھی) ہے اور میرا نام "ماحی" (بھی) ہے، میرے ذریعے کفر کو مٹایا جائے گا۔ اور میرا ایک نام "حاشر" (بھی) ہے کہ لوگوں کو (قبروں سے) میرے بعد اٹھایا جائے گا۔ اور میرا ایک نام "عاقب" (بھی) ہے۔ "عاقب" اسے کہتے ہیں جس کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔"

۲۰۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَتَمَّهَا وَأَكْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا وَيَقُولُونَ: لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ)) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ، جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ عليهم السلام)) ❶

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری اور دیگر انبیاء کی مثال اس آدمی کی سی ہے جس نے ایک گھر بنایا اور اسے ہر لحاظ سے مکمل کیا، صرف ایک اینٹ کی جگہ رہ گئی ہو۔ لوگ اس میں داخل ہوتے اور اس کی خوبصورتی اور تکمیل پر تعجب (خوشی) کا اظہار کرتے اور کہتے ہوں کہ یہ ایک اینٹ کی جگہ مکمل کیوں نہ کی گئی۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں اس اینٹ کی جگہ (آیا) ہوں اور میں نے آ کر انبیاء کے سلسلہ کو مکمل کر دیا ہے۔"

۲۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ)) ❷

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مجھے چھ

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب ذكر كونه صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبيين، حديث نمبر: ۲۲۸۷.

❷ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب المساجد ومواضع الصلاة، حديث نمبر: ۵۲۳.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیزوں کے ذریعے باقی انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے۔

۱: مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے ہیں۔

۲: دشمن پر میرے رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے۔

۳: میرے لیے اموالِ غنیمت کو حلال قرار دیا گیا ہے۔

۴: میرے لیے ساری روئے زمین کو پاک کرنے والی (یعنی تیمّم کا کام دینے والی) اور مسجد بنا دیا گیا ہے (یعنی چند ممنوعہ مقامات کے سوا جہاں چاہیں ہم نماز ادا کر سکتے ہیں۔)

۵: مجھے سب لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔ (جب کہ گزشتہ انبیاء کسی خاص قوم یا علاقے کی طرف مبعوث کیے جاتے تھے۔)

۶: میرے ذریعے انبیاء کا سلسلہ مکمل کر دیا گیا ہے۔''

۲۲ ۔ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((نُكْمِلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعِينَ أُمَّةً ، نَحْنُ آخِرُهَا وَخَيْرُهَا)) ❶

بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن ستر (بڑی امتوں) کی تعداد کو ہم پورا کریں گے۔ ہم ان سب سے آخر میں آئے ہیں، اور ہم سب سے افضل ہیں۔''

۲۳ ۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((نَحْنُ آخِرُ الْأُمَمِ ، وَأَوَّلُ مَنْ يُحَاسَبُ يُقَالُ: أَيْنَ الْأُمَّةُ الْأُمِّيَّةُ وَنَبِيُّهَا؟ فَنَحْنُ الْآخِرُونَ الْأَوَّلُونَ)) ❷

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہم تمام اُمتوں سے آخر میں آئے ہیں اور سب سے پہلے ہمارا حساب ہوگا۔ (اللہ کی طرف

❶ سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب صفة امة محمد ﷺ، حديث نمبر: ٤٢٨٧ .

❷ سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب صفة امة محمد ﷺ، حديث نمبر: ٤٢٩٠ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے) کہا جائے گا کہ (اُمی نبی کی) اُمی امت اور ان کا نبی کہاں ہے؟ ہم سب سے آخر میں آئے ہیں اور سب سے آگے ہوں گے۔"

٢٤ ۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((نَحْنُ الْآخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَيْدَ اَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا)) ❶

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "ہم (دنیا میں) سب سے آخر میں آئے ہیں، قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے۔ صرف اتنی بات ہے کہ ان لوگوں کو کتاب ہم سے پہلے دی گئی۔"

٢٥ ۔ عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((...... وَاِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِي اُمَّتِي كَذَّابُوْنَ ثَلاثُوْنَ، كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، لا نَبِيَّ بَعْدِيْ)) ❷

سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری اُمت میں تیس کذاب نمودار ہوں گے۔ ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے۔ حالانکہ میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی (آنے والا) نہیں۔"

٢٦ ۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِيْ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ)) ❸

سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر میرے بعد کوئی نبی (آنا) ہوتا تو وہ عمر بن خطاب ہوتے۔"☆

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب فرض الجمعة، حدیث نمبر: ٨٧٦.

❷ سنن ابی داؤد، کتاب الفتن، باب ذکر الفتن، حدیث: ٤٢٥٢.

❸ جامع ترمذی مع تحفة الاحوذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ عنه، حدیث نمبر: ٣٦٩٥.

☆ ماہنامہ دعوت اہل حدیث، حیدر آباد سندھ، نومبر ٢٠٠٧ء۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتم النبیین

"طائفہ، ضالّہ، مضلّہ، قادیانیہ"

کے شبہات اور ان کا ردّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کو جو اعزازات اور مناصب تفویض کیے گئے ہیں۔ان میں سے ایک نمایاں اعزاز آپ کا "خاتم النّبیین" ہونا بھی ہے۔جس کا قرآنِ کریم اور احادیث مبارکہ میں بڑی صراحت اور وضاحت کے ساتھ بیان ہوا ہے۔

"خاتم النّبیین" یہ کلمہ مرکب اضافی ہے جو "خاتم" اور "النّبیین" کے دو الفاظ سے مرکب ہے۔

"خاتم" اس لفظ کی دو قراءتیں ہیں۔قرآنِ کریم کے معروف ''قراء سبعہ'' میں سے پانچ حضرات نے اسے "خاتِم" یعنی تاء کی زیر کے ساتھ اور دو قراء (حسن رحمۃ اللہ علیہ اور عاصم رحمۃ اللہ علیہ) نے "خاتَم" یعنی تاء کی زبر کے ساتھ پڑا ہے۔

تاہم دونوں قراءتوں کی صورت میں معنی ومفہوم ایک ہی ہے۔اس لیے اس پر زیادہ زور نہیں دیا گیا کہ اس لفظ کو ضرور "خاتم" (زیر کے ساتھ) ہی پڑھا جائے۔ ❶

قرآنی الفاظ میں کئی مقامات پر قراءتیں مختلف ہوتی ہیں مگر ان کے معنی، مفہوم، مراد اور مقصود میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔

اختلافِ قراءت اور ترادفِ معنی کی ایک مثال

مثلاً ''سورۃ القارعہ'' میں ﴿وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ﴾ (القارعۃ:۵) میں ایک قراءت "كَالصُّوفِ الْمَنْفُوشِ" بھی ہے۔دونوں قراءتوں میں الفاظ مختلف اور معنی دونوں کا ایک ہی ہے۔

یہی صورت "خاتم" کی ہے کہ اسے ''تاء'' کی زبر سے پڑھا جائے یا زیر سے، معنی ایک ہی رہتا ہے۔اس میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔

لغوی معنی

"خاتم النّبیین" کا لغوی معنی ہے نبیوں کو ختم کرنے والا یا آخری نبی۔اس لفظ کا یہ

❶ تفسیر ابن جریر، ج:۲۲، ص:۱۱ ملخصاً۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم خود رسول اللہ ﷺ سے بھی ((لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ)) اور اس کے ہم معنی الفاظ سے مروی ہے۔ کہ آپ اللہ کے آخری نبی ہیں اور اب آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی آنے والا نہیں۔ اس کے برعکس "طائفہ، ضالہ، مضلہ، قادیانیہ" کی ساری عمارت ہی "عقیدۂ ختم نبوت" کے انکار پر مبنی ہے۔ وہ بڑی بے باکی سے قرآن وحدیث کی واضح نصوص کا انکار اور ان کی بے بنیاد تاویلات اور بے جا توجیہات کرتے اور شبہات پیش کرتے ہیں۔ انھوں نے "خاتم النبیین" کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا ہے۔ آج کی نشست میں ہم ان کے شبہات کا ذرا تفصیل سے جائزہ لیں گے، ان شاء اللہ۔

شبہ نمبر (۱):

"طائفہ، ضالہ، مضلہ، قادیانیہ" کا اس لفظ کے بارے میں ایک شبہ یہ ہے کہ لفظ "خاتم" کا معنی ہے "مہر" اور "خاتم النّبیین" کا معنی ختم کرنے والا نہیں ہوسکتا۔ [1]

جواب

اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ ان حضرات کے پیشوا آنجہانی مرزا صاحب نے "خاتم النّبیین" کا معنی "ختم کرنے والا نبیوں کا" لکھا ہے۔ [2]

یہی وہ معنی ہے جو سب مسلمان کرتے ہیں۔ اب مرزائیوں کا کیا ہوا معنی درست ہے یا ان کے پیشوا و مقتداء کا؟

شبہ نمبر (۲):

"طائفہ، ضالہ، مضلّہ، قادیانیہ" سے جب بات نہیں بنتی تو کہتے ہیں کہ "خاتم النّبیین" کا معنی ہے "نبیوں کی مہر" کہ انبیاء آپ کی تصدیق وتائید ہی سے "نبی" بنتے اور اس "مقامِ رفیع" سے سرفراز ہوتے ہیں۔

---

[1] مرزائیہ پاکٹ بک، ص:۵۲۴۔

[2] ملاحظہ ہو مرزا صاحب کی کتاب "ازالہ اوہام" ص:۶۱۴ طبع اوّل۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب (۱):

اس شبہ کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ اگر ان حضرات کا یہ معنی صحیح تسلیم کیا جائے تو پھر "خاتم النّبیین" ہونا رسول اللہ ﷺ کا خاصہ نہیں رہتا۔ پھر تو ہر نبی اور ہر رسول کو "خاتم النّبیین" اور "خاتم المرسلین" کہنا پڑے گا۔ کیوں کہ ہر نبی اپنے سے پہلے انبیاء کی تصدیق کرنے والا ہوتا ہے۔

جواب (۲):

ان حضرات کے پیش کردہ اس شبہ کا دوسرا جواب یہ بھی ہے کہ "خاتم النّبیین" میں "خاتم" کا معنی "مہر" کرنا عربی لغت اور محاوراتِ عرب کے بالکل خلاف ہے۔ اگر ان کی بات کو تسلیم کیا جائے تو "خاتم القوم" اسے کہا جائے، جس کی مہر سے قوم بنتی ہو۔ اور "خاتم الاولاد" اسے کہا جائے جس کی مہر سے اولاد بنتی ہو۔ اور "خاتم المہاجرین" اسے کہا جائے جس کی مہر سے مہاجر بنتے ہوں اور "خاتم الاولیاء" اسے کہا جائے جس کی مہر سے ولی بنتے ہوں۔ مگر کوئی بھی صاحب علم اور ذی شعور ان الفاظ کو ان معانی میں استعمال نہیں کرتا۔

شبہ نمبر (۳):

اسی طرح مرزائیوں کی طرف سے اس لفظ کے بارے میں بسا اوقات یوں کہہ دیا جاتا ہے کہ "خاتم" کا معنی "نبیوں کو ختم کرنے والا" مگر صرف صاحب شریعت نبیوں کو، تمام کو نہیں۔

چناں چہ لکھتے ہیں: ہم "خاتم النّبیین" کے معنی صاحب شریعت نبیوں کو ختم کرنے والا مانتے ہیں۔ ❶

جواب:

یہ بھی ان حضرات کا محض شبہ، وہم اور مغالطہ ہے۔ ورنہ خود نبی ﷺ نے ((لَا نَبِیَّ

❶ مرزائیہ پاکٹ بک، ص: ۵۲۵، مطبوعہ: ۱۹۳۲ء۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَعْدِیْ“ ❶

”لَیْسَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ“ ❷

”لَمْ یَبْقَ مِنَ النُّبُوَّۃِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ“ ❸

”فَاِنِّیْ آخِرُ الْاَنْبِیَاءِ“ ❹

”لَا نُبُوَّۃَ بَعْدِیْ“ ❺

”وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ“ ❻

”فَجِئْتُ فَخَتَمْتُ الْاَنْبِیَاءَ“ ❼

”وَخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ“ ❽

”اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ“ ❾

”اَنَا آخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَنْتُمْ آخِرُ الْاُمَمُ“ ❿

جیسی واضح تصریحات فرما کر ہر قسم کی نبوت جدیدہ کی نفی کر دی ہے۔ ان صریح اور واضح نصوص کے بالمقابل ان حضرات کی تمام تر تاویلات باطل اور بالکل رکیک و کم زور ہیں۔

ان کے اپنے گھر کی شہادت:

بلکہ خود ان کے اپنے پیشوا و مقتداء مرزا غلام احمد آنجہانی نے اپنی کتابوں اور بیانات میں رسول اللہ ﷺ کا ”خاتم النّبیین“ یعنی ”آخری نبی“ ہونا تسلیم کیا ہے۔

❶ صحیح البخاری، حدیث نمبر: ٣٤٥٥.

❷ صحیح البخاری، حدیث نمبر: ٤٤١٦.

❸ صحیح البخاری، حدیث نمبر: ٦٩٩٠.

❹ صحیح مسلم، حدیث نمبر: ١٣٩٤.

❺ صحیح مسلم، حدیث نمبر: ٢٤٠٤.

❻ صحیح مسلم، حدیث نمبر: ٢٣٥٤.

❼ صحیح مسلم، حدیث نمبر: ٢٢٨٧.

❽ صحیح مسلم، حدیث نمبر: ٥٢٣.

❾ سنن ابی داؤد، حدیث نمبر: ٤٢٥٢.

❿ سنن ابن ماجه، حدیث نمبر: ٤٠٧٧؛ ابی داود، حدیث نمبر: ٤٣٢٢.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چناں چہ وہ لکھتے ہیں:

① ......"لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ" میں لا نفی عام ہے۔ [1] کہ اس حدیث میں ہر قسم کی نبوت کی نفی ہے۔

② ......أَلَا تَعْلَمُ اَنَّ الرَّبَّ الرَّحِیْمَ الْمُتَفَضِّلَ سَمّٰی نَبِیَّنَا صلی اللہ علیہ وسلم "خَاتَمَ الْأَنْبِیَاءِ" بغیر استثناءٍ وَفَسَّرَهٗ نَبِیُّنَا صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ قَوْلِهٖ "لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ" [2]

یعنی کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ رحیم وکریم نے ہمارے نبی ﷺ کو بغیر کسی استثناء کے "خاتم الانبیاء" قرار دیا ہے۔ اور ہمارے نبی ﷺ نے "خاتم النّبیین" کی تفسیر "لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ" کے ساتھ فرمائی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔"

③ ......خدا نے تمام نبوتوں اور رسالتوں کو قرآن شریف اور آنحضرت ﷺ پر ختم کر دیا۔ [3]

④ ......"وحی رسالت ختم ہوگئی مگر ولایت وامامت وخلافت کبھی ختم نہ ہوگی۔" [4]

مزید تحقیقی جواب:

اگر مرزائی حضرات کے بقول "خاتم النّبیین" سے یہ مراد لیا جائے کہ آپ صرف تشریعی انبیاء کے "خاتم" ہیں تو آیت کریمہ ﴿ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ﴾ (البقرۃ:۱۷۷) میں بھی کیا وہ یہی کہیں گے کہ صرف تشریعی انبیاء پر ایمان لانا ضروری ہے۔ ان کے علاوہ باقی انبیاء پر ایمان لانا ضروری نہیں؟

نیز کیا یہ آیت کریمہ ﴿ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ﴾(البقرۃ:۲۱۳) کا یہ معنی درست ہوگا کہ اللہ نے بعض انبیاء کو مبشر اور منذر بنا کر بھیجا ہے، اور بعض کو نہیں؟

اسی طرح کیا آیت کریمہ ﴿ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ ﴾ (آلِ عمران:۸۱) کا یہ معنی درست ہوگا کہ اللہ نے صرف صاحب شریعت انبیاء سے عہد لیا تھا اور غیر تشریعی

---

[1] ایام صلح، ص:۱۴۶۔

[2] حمامۃ البشریٰ، ص:۳۵۔

[3] الحکم، ۱۷ اگست ۱۸۹۹ء۔

[4] مکتوب مرزا اور تشحیذ الاذہان، ج:۱، ص:۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انبیاء سے نہیں؟ امید ہے کہ دیانت دار، ذی شعور، مرزائی اصحابِ علم ان معانی سے اتفاق نہیں کریں گے۔

واضح رہے کہ نبی کی جمع انبیاء النبیون اور النبیین متعدد مقامات اور آیات میں وارد ہوئی ہے، تفصیل یہ ہے:

"الانبیاء"، معرف باللام، سورۃ آلِ عمران: ۱۱۲، ۱۸۱۔ النساء: ۱۵۵

"انبیاء" غیر معرف باللام، سورۃ البقرۃ: ۹۱۔ المائدہ: ۲۰

"النبیون" (رفعی حالت) سورۃ البقرۃ: ۱۳۶، آل عمران: ۸۴۔ المائدۃ: ۴۴

"النبیین" (نصبی، جری حالت) سورۃ البقرۃ: ۶۱، ۱۷۷، ۲۱۳۔ آل عمران: ۲۱، ۸۰، ۸۱۔ النساء: ۶۹، ۱۶۳۔ بنی اسرائیل: ۵۵۔ مریم: ۵۸۔ الاحزاب: ۷، ۴۰۔ الزمر: ۶۹

اگر مرزائی حضرات کے بقول "خاتم النّبیین" میں "النّبیین" سے صرف تشریعی انبیاء ہی مراد لیے جائیں تو کیا ان تمام مندرجہ بالا آیات میں بھی بعض (یعنی تشریعی) انبیاء ہی مراد لیے جائیں گے؟

اسی طرح ایک حدیث میں آیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَنَا قَائِدَ المرسلین)) ❶

"میں تمام رسولوں کا قائد ہوں۔"

تو کیا اس سے بھی یہی مراد ہے کہ آپ ﷺ بعض رسولوں کے قائد ہیں اور بعض کے نہیں؟ یقیناً ان تمام آیات واحادیث میں "النّبیین" اور "المرسلین" سے جملہ انبیاء ہی مراد ہیں۔

اسی طرح "خاتم النّبیین" سے بھی یہی مراد ہے کہ آپ تمام انبیاء کے سلسلہ کو مکمل کرنے والے، قصرِ نبوت کی آخری اینٹ اور سلسلہ نبوت کی آخری کڑی ہیں۔

آپ کو بعض انبیاء کے "خاتم" ماننے کی صورت میں "خاتم النّبیین" ہونا آپ ﷺ کے لیے کسی خصوصی اعزاز کی بات نہیں رہتی۔ کیوں کہ ہر نبی اپنے سے سابق کے لیے "خاتم"

❶ سنن دارمی، باب ما اعطی النبی ﷺ من الفضل، حدیث: ۵۰.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ''ناسخ'' ہوتا ہے۔ تو اس طرح ہر نبی ''خاتم'' کہلائے گا۔ جس کا کوئی بھی مسلمان بلکہ کوئی مرزائی بھی قائل نہیں۔

شبہ نمبر (۴):

مرزائیوں کی طرف سے اس سلسلہ میں ایک شبہ یہ بھی پیش کیا جاتا ہے کہ ﴿ يَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ ﴾ (سورۃ البقرہ:۶۱؛ آل عمران:۲۱) میں بعض انبیاء کیوں مراد لیے جاتے ہیں؟ جس طرح اس مقام پر "النّبیین" سے بعض انبیاء مراد لیے جاتے ہیں اسی طرح "خاتم النّبیین" میں بھی بعض انبیاء مراد ہیں؟

جواب:

جواب اس شبہ کا یہ ہے کہ بنی اسرائیل تمام انبیاء کے قاتل نہ تھے کیوں کہ جملہ انبیاء ان کے زمانہ میں موجود ہی نہ تھے۔ بلکہ بہت سے انبیاء ان سے پہلے گزر چکے تھے اور بعض ان کے بعد آنے والے تھے۔ نیز یہ امر بھی ثابت نہیں کہ بنی اسرائیل نے اپنے زمانہ کے سب ہی انبیاء موجودین کو بلا استثناء قتل کر دیا ہو۔ بلکہ قرآنِ کریم میں تو یوں آیا ہے ﴿ فَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴾ (البقرۃ:۸۷) کہ تم نے بعض انبیاء کی تکذیب کی اور بعض کو قتل کر ڈالا۔'' لہٰذا اس آیت میں "النّبیین" سے بعض انبیاء ہی مراد لیے جائیں گے۔

شبہ نمبر (۵):

مرزائیوں کی طرف سے ایک شبہ یہ بھی پیش کیا جاتا ہے کہ عربی میں ''خاتم'' کا لفظ ہمیشہ ''افضل'' کے معنوں میں آتا ہے۔ مثلاً "خاتم المهاجرین، خاتم الاولیاء" اور "خاتم الشعراء" وغیرہ۔

جواب:

باطل تاویلات کرنے میں مرزائیوں کا کوئی جواب نہیں۔ مثل مشہور ہے کہ ''ڈوبتے کو تنکے کا سہارا''۔ ان لوگوں نے کبھی تو ''خاتم'' کا معنی ''مہر'' کیا اور کبھی بعض نبیوں کو ختم کرنے والا۔ جب اس قسم کی تاویلات سے بات نہ بنی تو اب ایک اور نئی بات نکال لائے کہ عربی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ''خاتم'' کا لفظ ہمیشہ ''افضل'' کے معنوں میں آتا ہے۔

خاتم المهاجرين: اور دلیل اس کی یہ دی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو ''خاتم المہاجرین'' کے لقب سے یاد فرمایا تھا۔ حالاں کہ ان کے بعد آج تک سلسلہ ہجرت جاری ہے۔

خاتم الاولياء: اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو ''خاتم الاولیاء'' فرمایا حالاں کہ ان کے بعد بھی سلسلہ ولایت جاری ہے، بند نہیں ہوا۔ واقعی باطل تاویلات کرنے اور دور دور کی کوڑیاں لانے میں مرزائیوں کو کمال حاصل ہے۔

خاتم المہاجرین:

عباس رضی اللہ عنہ کے متعلق اصل روایت یوں ہے:

((اِطْمَئِنَّ یَا عَمِّ! فَاِنَّكَ خَاتَمُ الْمُهَاجِرِیْنَ فِی الْهِجْرَةِ كَمَا اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ فِی النُّبُوَّةِ)) ❶

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چچا جان! آپ اطمینان رکھیں آپ ہجرت میں اسی طرح ''خاتم المہاجرین'' ہیں جیسے میں نبوت میں خاتم النّبیین ہوں۔''

اس روایت کے سلسلے میں پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ روایت ہی ''مرسل'' ہے جو کہ محدثین کے ہاں ضعیف اور غیر مقبول حدیث کی اقسام میں سے ہے۔

نیز یہ بھی پیش نظر رہے کہ فتح مکہ سے پیش تر مکہ مکرمہ سے ہجرت الی المدینۃ المنورۃ فرض تھی۔ تاکہ سب مسلمان ایک مرکز پر جمع ہوں اور کفار کے مظالم سے محفوظ رہیں۔

۸ ہجری میں جب مکہ مکرمہ فتح ہوگیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ)) ❷

---

❶ الشاشي وابن عساكر عن سهل بن سعد والروياني وابن عساكر عن ابن شهاب مرسلا؛ منتخب كنز العمال على حاشية مسند الامام احمد بن حنبل، ج:٥، ص:٢٠٦، سطر:٣٢.

❷ صحيح بخارى، كتاب الجهاد، باب فضل الجهاد، حديث نمبر: ٢٧٨٣.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری روایت کے الفاظ ہیں:

((لا هِجْرَةَ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ)) ❶

کہ بعد از فتح، مکہ سے ہجرت نہیں کی جاسکتی۔ جب کہ عباس رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ سے قدرے پیش تر ہجرت کی تھی۔ جیسا کہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

هَاجَرَ قَبْلَ الْفَتْحِ بِقَلِيْلٍ وَشَهِدَ الفتح. ❷

کہ عباس رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ سے کچھ عرصہ قبل ہجرت کی تھی اور آپ فتح مکہ کے موقعہ پر حاضر تھے۔ عباس رضی اللہ عنہ کی ہجرت کے بعد کسی دیگر شخص کا مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنا ثابت نہیں۔ لہٰذا آپ واقعی ''خاتم المہاجرین'' یعنی مکہ مکرمہ سے ہجرت کرنے والے آخری مہاجر ہیں۔

''خاتم المہاجرین'' کی وجہ تلقیب:

نیز واضح رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عباس رضی اللہ عنہ کو ''خاتم المہاجرین'' کہنے کی وجہ یہ بھی تھی کہ انھیں اس بات کا رنج اور غم تھا کہ میں سبقت الی الہجرۃ کی فضیلت سے محروم رہ گیا ہوں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تسلی اور دل جوئی کے لیے فرمایا تھا کہ چچا جان! آپ سبقت الی الہجرۃ سے محرومی پر رنجیدہ نہ ہوں۔ کیوں کہ جس طرح ''سابقیت'' وجہ فضیلت ہوتی ہے اسی طرح ''خاتمیت'' بھی ایک لحاظ سے وجہ فضیلت ہوتی ہے۔ چناں چہ میں ''خاتم الانبیاء'' ہوں اور آپ ''خاتم المہاجرین'' ہیں۔

یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ((اِطْمَئِنَّ يَا عَمِّ!)) سے ظاہر ہے کہ ''چچا جان! آپ تسلی رکھیں اور مطمئن رہیں۔''

خاتم الاولیاء:

باقی رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علی رضی اللہ عنہ کو ''خاتم الاولیاء'' قرار دینا تو یہ روایت تفسیر صافی

---

❶ صحیح بخاری، باب لا هجرة بعد الفتح، حدیث نمبر: ۳۰۷۸، ۳۰۷۹.

❷ الاصابہ: ۲/۱۰۰۰.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہے جو کہ بے سند اور غیر معتبر کتاب ہے۔ نیز اس روایت کو خطیب بغدادی نے بھی اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث موضوع ہے۔ چنانچہ اس کے الفاظ یوں ہیں: ((انا خاتم الانبیاء وانت یا علی خاتم الاولیاء)) ''میں خاتم الانبیاء ہوں اور اے علی! تو خاتم الاولیاء ہے۔''❶

خاتم الشعراء:

مسکت جواب پا کر جب مرزائیوں سے کوئی بات نہ بنی تو انھوں نے یہ بھی لکھا کہ ابو تمام طائی مؤلف ''دیوان الحماسہ'' کی وفات پر حسن بن وہب شاعر نے اس کا مرثیہ کہتے ہوئے اسے ''خاتم الشعراء'' قرار دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کے بعد شاعری یا شعراء ختم تو نہیں ہو گئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ عربی میں ''خاتم'' کا معنی ''آخری'' نہیں بلکہ ''افضل'' ہے۔

جواب:

واضح رہے کہ یہ لقب شاعر نے اپنے ظن، تخمین اور رائے سے دیا ہے۔ اس کی نظر میں ابو تمام جس پائے کا شاعر تھا دوسرا کوئی شاعر اس جیسا نہیں ہو سکتا۔ حقیقت یہی ہے کہ حسن بن وہب عالم الغیب نہ تھا کہ اس کا قول غلط نہ نکلے۔ جب کہ رسول اللہ ﷺ کو تو خود اللہ تعالیٰ عالم الغیب والشہادۃ نے ''خاتم النبیین'' کہا اور خود رسول اللہ ﷺ نے ((لا نبی بعدی)) کہہ کر اس کی وضاحت کر دی تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بات کسی بھی طرح غلط نہیں ہو سکتی۔

گھر کی شہادت:

خود مرزائیوں کے راہ نما، پیشوا و مقتداء مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

ا: خاتم الاولاد: اسی طرح پر میری پیدائش ہوئی یعنی جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں کہ میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام ''جنت'' تھا۔ پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی اور اس کے بعد میں نکلا تھا۔ اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکا یا

❶ تاریخ مدینة الاسلام: ۳/ [illegible]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑکی نہیں ہوا اور میں ان کے ہاں ''خاتم الاولاد'' تھا۔ ❶

۲: خاتم الانبیاء: مرزا صاحب مزید لکھتے ہیں: بنی اسرائیل کے ''خاتم الانبیاء'' کا نام جو عیسیٰ ہے۔ ❷

۳: خاتم الخلفاء: مرزا صاحب ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: خدا کی کتابوں میں مسیح موعود کے کئی نام ہیں۔ ایک نام اس کا ''خاتم الخلفاء'' ہے۔ یعنی ایسا خلیفہ جو سب سے آخر میں آنے والا ہے۔ ❸

۴: مرزا صاحب مزید لکھتے ہیں کہ محمد ﷺ کی شریعت خاتم الشرائع ہے۔ ❹

۵: خاتم الانبیاء: مرزا صاحب ایک اور جگہ لکھتے ہیں کہ چوں کہ ہمارے سید و رسول ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور بعد آنحضرت کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ اس لیے اس شریعت میں نبی کے قائم مقام ''محدث'' رکھے گئے ہیں۔ ❺

مرزا جی کی ان تمام عبارات میں ''خاتم الاولاد'' کا معنی ''آخری اولاد''، ''خاتم الانبیاء'' کا معنی ''آخری نبی''، ''خاتم الخلفاء'' کا معنی ''آخری خلیفہ''، ''خاتم الشرائع'' کا معنی ''آخری شریعت'' بیان ہوئے ہیں۔ اب مرزائی حضرات کا کیا خیال ہے کہ ان کے اعلیٰ حضرت کی ان تحریرات میں ''خاتم'' افضل کے معنی میں ہے یا آخری کے معنی میں؟

پس جب خود رسول اللہ ﷺ نے وضاحت فرما دی کہ "خاتم النبیین" کا معنی "لا نبی بعدی" ہے۔ اور خود مرزا جی کو بھی اس معنی سے اتفاق ہے تو بے تکی اور دور از کار تاویلات کرنا تسلیم حقیقت سے انکار نہیں تو اور کیا ہے؟ یہ ساری تفصیل دیانت دار مرزائی حضرات کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔

واللہ تعالی ھو ولی التوفیق ۔ ☆

---

❶ تریاق القلوب، ص: ۳۷۹۔
❷ خاتمہ نصرۃ الحق ضمیمہ براھین احمدیہ صفحہ ب۔
❸ چشمہ معرفت، ص: ۳۱۸۔
❹ چشمہ معرفت، ص: ۳۲۴۔
❺ شہادۃ القرآن، ص: ۲۸۔

☆ ہفت روزہ ''الاعتصام'' لاہور، ۲۴۔۳۰ راگست ۲۰۰۷ء۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ

اور سیّدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما کے قول

((قولوا: خاتم الانبیاء، ولا تقولوا: لا نبی بعدہ))

کی توضیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ اہل اسلام کا یہ بنیادی اور اجماعی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی رشد وہدایت کے لیے انبیاء ورسل کی بعثت کا جو سلسلہ جاری فرمایا تھا، وہ حضرت محمد ﷺ پر پورا ہو چکا ہے۔ آپ اللہ کے آخری نبی، قصر نبوت کی آخری اینٹ اور سلسلہ نبوت ورسالت کی آخری کڑی ہیں۔ آپ کے بعد اب قیامت تک اللہ کی طرف سے کوئی نبی یا رسول مبعوث نہیں ہوگا۔

اس کے ساتھ ساتھ تمام مسلمانوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ حالت میں اوپر اٹھا لیا تھا۔ قیامت کے قریب جب دجال کا ظہور ہو چکا ہوگا تب اللہ تعالیٰ کے حکم ومشیت سے دجال کی سرکوبی، اور دجالی فتنہ کا قلع قمع کرنے کے لیے وہ زمین پر تشریف لائیں گے۔

چناں چہ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مروی ہے آپ نے فرمایا:

> ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! عیسیٰ بن مریم ایک منصف وعادل حکمران کی حیثیت سے تمہارے درمیان ضرور بالضرور نازل ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے یعنی عیسائیت کا خاتمہ کر دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ بھی ختم کر دیں گے اور مال ودولت کی اس قدر ریل پیل ہوگی کہ کوئی آدمی اسے قبول کرنے کو تیار نہ ہوگا۔'' ❶

صحیح مسلم ہی کی دوسری حدیث میں ہے کہ اس دور میں اونٹوں کا استعمال متروک ہو جائے گا۔ لوگوں کے مابین دشمنی، بغض اور حسد نام کا نام ونشان بھی نہ رہے گا۔ اور جب ان کا نزول ہوگا تو اس وقت کا مسلمانوں کا امام ان سے کہے گا کہ آیئے نماز پڑھائیں۔ تو وہ

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب نزول عیسیٰ ابن مریم حاکماً بشریعة نبینا محمد ﷺ......، حدیث نمبر: ۱۵۵.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہیں گے کہ نہیں۔ ❶

مسند حارث بن ابی اسامہ میں صراحت ہے کہ اس وقت مسلمانوں کا امام (امیر) مہدی ہوگا۔ ❷

احادیث مبارکہ میں مہدی کا نام ''محمد بن عبداللہ'' بیان ہوا ہے۔ ❸

سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام نبی کی حیثیت سے تشریف نہیں لائیں گے بلکہ وہ ہمارے نبی محمد ﷺ کی شریعت پر عمل کریں گے اور اسی کی تنفیذ کریں گے۔ ان شاء اللہ

اس لیے عیسیٰ علیہ السلام کا زمین پر نزول، عقیدہ ختم نبوت کے منافی نہیں ہے۔

ایک مغالطہ:

چوں کہ ''الطائفہ، الضالہ، المضلّہ، القادیانیہ'' کی ساری عمارت ہی تاویلات اور علمی مغالطوں پر قائم ہے۔ اور کم علم لوگ ان کے مغالطات کو پڑھ سن کر ان کے دامِ فریب میں آ جاتے ہیں۔ اس لیے اہل علم حضرات ان کے مغالطات واغلوطات کی قلعی کھولتے رہتے ہیں۔ ان کے اغلوطات میں سے ایک بڑا مغالطہ یہ بھی ہے کہ وہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ایک قول پیش کرتے ہیں کہ سیدہ نے فرمایا:

((قولوا: خاتم الانبیاء ولا تقولوا: لا نبی بعدہ))

''تم رسول اللہ ﷺ کو ''خاتم الانبیاء'' کہہ لیا کرو، اور ''لا نبی بعدہ'' نہ کہا کرو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔''

وہ کہتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کے نزدیک رسولِ اکرم ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا ممکن ہے اور سلسلہ نبوت ختم نہیں ہوا۔

اظہارِ حقیقت:

① ...... واضح ہو کہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول حدیث کی کسی بھی معروف کتاب میں

---

❶ ایضاً ❷ دیکھیں المنار المنیف، حدیث نمبر: ۳۳۸.

❸ سنن ابی داود، کتاب المهدی، حدیث نمبر: ۴۲۸۲.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجود نہیں۔ البتہ ''مجمع البحار'' کے تکملہ میں مذکور ہے اور وہاں بھی اس کی کوئی سند مذکور نہیں۔ لہٰذا نصوص شرعیہ صحیحہ ثابتہ کے بالمقابل بے سند قول کی علمی دنیا میں کچھ بھی حیثیت اور مقام نہیں۔ ❶

②...... اگر اس قول کو اس کے سیاق وسباق سے ملا کر پڑھا جائے تو اس کا صحیح مفہوم اور سیدہ رضی اللہ عنہا کی مراد واضح ہو جاتی ہے۔ چناں چہ وہاں اصل اور مکمل عبارت یوں ہے:

وَفِي حَدِيْثِ عِيْسٰى أَنَّهُ يَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَزِيْدُ فِي الْحَلَالِ اَىْ يَزِيْدَ فِيْ حَلَالِ نَفْسِهِ بِأَنْ يَتَزَوَّجَ وَيُوْلَدُ لَهُ وَكَانَ لَمْ يَتَزَوَّجْ قَبْلَ رَفْعِهِ اِلَى السَّمَاءِ فَزَادَ بَعْدَ الْهُبُوْطِ فِي الْحَلَالِ فَحِيْنَئِذٍ يُؤْمِنُ كُلُّ أَحَدٍ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ يَتَيَقَّنُ بِأَنَّهُ بَشَرٌ وَعَنْ عَائِشَةَ: قُوْلُوْا: اِنَّهُ خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَلَا تَقُوْلُوْا: لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، وَهٰذَا نَاظِرٌ اِلٰى نُزُوْلِ عِيْسٰى وَهٰذَا اَيْضًا لَا يُنَافِيْ حَدِيْثَ ـ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ لِأَنَّهُ اَرَادَ لَا نَبِيَّ يَنْسِخُ شَرْعَهُ . ❷

کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں آیا ہے کہ وہ (دنیا میں نزول کے بعد) خنزیر کو قتل کریں گے، اور صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور جو چیزیں ان کے لیے حلال تھیں (اور ان سے اپنی زندگی میں مستفید نہ ہو پائے تھے) ان میں اضافہ کریں گے (یعنی ان سے متمتع ہوں گے) یعنی نکاح کریں گے اور ان کے ہاں اولاد ہوگی۔ آسمان کی طرف اٹھائے جانے سے قبل انھوں نے نکاح نہیں کیا تھا۔ تب تمام اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے۔ اور یقین کر لیں گے کہ وہ بلاشبہ ایک

❶ نوٹ: یہ قول مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۳/۵۶۶ میں ہے لیکن وہاں خاتم الانبیاء کی بجائے خاتم النّبیین کے الفاظ ہیں۔ اسے محمد بن سیرین نے سیّدہ عائشہ سے بیان کیا ہے۔ امام ابن ابی حاتم فرماتے ہیں کہ ابن سیرین نے سیّدہ عائشہ سے کچھ بھی نہیں سنا۔ [المراسیل: ۱۸۸] لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔ (محمد ارشد کمال)

❷ تکملہ، مجمع البحار، ص: ۸۵.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بشر ہیں الہٰ نہیں جیسا کہ عیسائی قبل ازیں ان کو الہٰ یا الہٰ کا جزء سمجھتے رہے۔ اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جو یہ بات مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا: تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء کہا کرو اور یوں نہ کہا کرو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپ کا یہ ارشاد نزولِ عیسیٰ کی روشنی میں ہے۔ نیز عیسیٰ علیہ السلام کا نزول حدیث ”لا نبی بعدی“ کے منافی نہیں۔ کیوں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کر کے نئی شریعت پیش کرے۔“ جب کہ عیسیٰ علیہ السلام تو شریعت محمدی ہی کے متبع ہوں گے۔

توضیح:

اس عبارت سے واضح ہوا کہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو نہ تو عقیدۂ ختم نبوت سے انکار ہے اور نہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے اجراء یا جواز کی قائل ہیں۔ ان کی مراد صرف یہ ہے کہ ”لا نبی بعدی“ کے عموم سے یہ سمجھنا کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل نہ ہوں گے، یہ درست نہیں۔ اس تفصیل سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے فرمان اور عقیدہ کی وضاحت ہوگئی۔

③...... نیز واضح ہو کہ قرآنِ مجید اور احادیث مبارکہ میں ”خاتم النّبیین“ اور ”لا نبی بعدی“ سے تمام اہل اسلام نے یہ مفہوم لیا ہے کہ یہ ارشادات نئے پیدا ہونے والے انبیاء کے بارے میں ہیں۔ جب کہ عیسیٰ علیہ السلام نئے نہیں بلکہ گزشتہ نبی ہیں۔

چناں چہ تفسیر کشاف میں علامہ زمخشری رقم طراز ہیں:

فَإِنْ قُلْتَ كَيْفَ كَانَ آخِرَ الْأَنْبِيَاءِ وَعِيسٰى يَنْزِلُ فِي آخِرِ الزَّمَانَ؟

کہ اگر آپ کہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی کیوں کر ہیں جب کہ آخری زمانہ میں عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل ہوں گے۔

قُلْتُ مَعْنٰى كَوْنِهٖ آخِرَ الْأَنْبِيَاءِ أَنَّهٗ لَا يُنَبَّأُ أَحَدٌ بَعْدَهٗ وَعِيسٰى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِمَّنْ نَبِیٍّ قَبْلَهُ . ❶

تو آپ کے سوال کے جواب میں میں کہتا ہوں کہ آپ ﷺ کے ''آخر الانبیاء'' ہونے کا معنی یہ ہے کہ آپ کے بعد کسی کو نبوت سے نوازا نہیں جائے گا۔ جب کہ عیسیٰ علیہ السلام تو آپ سے قبل نبوت سے سرفراز ہو چکے ہیں۔

④......ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عقیدۂ ختم نبوت کی قائل تھیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((لَا یَبْقٰی بَعْدَهُ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ))، قَالُوْا: یَا رسولَ اللّٰهِ! وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: ((اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ یَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰی لَهُ)) ❷

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد نبوت میں سے سوائے ''مبشرات'' کے کوئی چیز باقی نہیں رہی۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! ''مبشرات'' سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی مسلمان خود کوئی اچھا خواب دیکھے یا اس کے متعلق کوئی دوسرا آدمی اچھا خواب دیکھے۔''

نیز ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے ایک اور حدیث مروی ہے:

((اَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَمَسْجِدِیْ خَاتَمُ مَسَاجِدِ الانبیاءِ)) ❸

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کی تعمیر کردہ مساجد میں سے آخری مسجد ہے۔''

کیا اس قدر وضاحت کے بعد بھی کوئی دیانت دار یہ کہہ سکتا ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عقیدہ ختم نبوت کی انکاری یا رسول اکرم ﷺ کے بعد اجراء نبوت کی قائل

---

❶ الکشاف: ۲/ ۲۱۵.

❷ مسند الامام احمد بن حنبل:٦/ ١٢٩.

❸ منتخب كنز العمال على حاشية مسند الامام احمد بن حنبل:٥/ ٣٦١؛ اخبار مكه للفاكهي، حديث نمبر: ١١٣٩.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھیں؟ حاشا وکلا ہرگز نہیں۔

ایک مرزائی مفسر کی شہادت:

مرزا محمد علی لاہوری اپنے ترجمۃ القرآن ج:۳، ص:۱۵۱۶ پر لکھتے ہیں:

''اور ایک قول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا پیش کیا جاتا ہے جس کی سند کوئی نہیں۔ کہ "قولوا خاتم النبیین، ولا تقولوا لا نبی بعدہ" کہ خاتم النّبیین کہو، اور یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔''

اور اس کا مطلب یہ لیا جاتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک ''خاتم النّبیین'' کے معنی کچھ اور تھے۔ اور کاش وہ معنی بھی کہیں مذکور ہوتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اپنے قول میں ہوتے، کسی صحابی کے قول میں ہوتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں ہوتے، مگر وہ معنی دربطن قائل ہیں۔ اور اس قدر حدیثوں کی شہادت جن میں ''خاتم النّبیین'' کے معنی ''لا نبی بعدی'' کیے گئے ہیں، ایک بے سند قول پر پس پشت پھینکی جاتی ہیں۔ یہ غرض پرستی ہے، خدا پرستی نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیس حدیثوں کی شہادت ایک بے سند قول کے سامنے رد کی جاتی ہے۔ اگر اس قول کو صحیح مانا جائے تو کیوں اس کے معنی یہ نہ کیے جائیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مطلب یہ تھا کہ دونوں باتیں اکٹھی کہنے کی ضرورت نہیں ''خاتم النّبیین'' کافی ہے۔ جیسا کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ ایک شخص نے آپ کے سامنے کہا ''خاتم الانبیاء لا نبی بعدہ'' تو فرمایا: ''خاتم الانبیاء'' تجھے کہنا بس ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کا مطلب ہو کہ جب اصل الفاظ ''خاتم النّبیین'' واضح ہیں تو وہی استعمال کرو۔ یعنی الفاظِ قرآنی کو الفاظِ حدیث پر ترجیح دو۔ اس سے یہ کہاں نکلا کہ آپ الفاظِ حدیث کو صحیح نہ سمجھتی تھیں؟ اور اتنی حدیثوں کے مقابل اگر ایک حدیث ہوتی تو وہ بھی قابل قبول نہ ہوتی۔ چہ جائیکہ صحابی کا قول ہو جو شرعاً حجت نہیں، انتہی۔

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا قول:

مرزا محمد علی لاہوری نے سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے جس قول کی طرف اشارہ کیا ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ یوں ہے:

اَخْبَرَنَا عَامِرٌ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ الْمُغِیْرَةِ بنِ شُعْبَةَ: صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ لَا نَبِیَّ بَعْدَهٗ، قَالَ الْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: حَسْبُكَ اِذَا قُلْتَ: خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ، فَاِنَّا كُنَّا نُحَدِّثُ اَنَّ عِیْسٰی خَارِجٌ فَاِنْ هُوَ خَرَجَ فَقَدْ كَانَ قَبْلَهٗ وَبَعْدَهٗ. ❶

عامر شعبی نے خبر دی کہ ایک آدمی نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے سامنے یوں کہا کہ اللہ کی رحمت ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کہ ''خاتم الانبیاء'' ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔ تو مغیرہ نے فرمایا: تمہارے لیے ''خاتم الانبیاء'' کہہ دینا ہی کافی ہے۔ (یعنی اس کے ساتھ ''لا نبی بعدہ'' کہنے کی ضرورت نہیں) کیوں کہ ہم تک یہ حدیث پہنچی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام (دوبارہ) ظہور کریں گے۔ پس جب وہ آئیں گے تو ان کی ایک بار آمد آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل اور دوسری آمد آپ کے بعد ہوگی۔

اس پوری تفصیل اور سیاق وسباق سے سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ کے ارشاد اور ان کی مراد کی بھی وضاحت ہوگئی کہ وہ بھی حتمی طور پر ختم نبوت کے قائل ہیں۔ البتہ عقیدہ نزولِ عیسیٰ بن مریم کے پیش نظر انھوں نے ''لا نبی بعدہ'' کہنے سے منع فرمایا تا کہ ان کے نزول کا انکار نہ ہو۔ ☆

---

❶ تفسیر الدر المنثور، ج:۵، ص:۲۰۴۔
نوٹ: یہ روایت مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۳/ ۵۶۶ میں بھی ہے، اس کی سند میں مجالد بن سعید ضعیف راوی ہے۔ محمد ارشد کمال

☆ ہفت روزہ ''الاعتصام'' لاہور، ۱۲۔۱۸ اکتوبر ۲۰۰۷ء۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمدی بیگم کے ساتھ نکاح

کے لیے مرزا غلام احمد قادیانی

کی رغبت، سعی پیہم، پیش گوئی اور ناکامی کی داستانِ عبرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوشیار پور (پنجاب، انڈیا) میں مرزا صاحب کے رشتہ داروں میں سے ایک صاحب مسمی احمد بیگ رہتے تھے۔ وہ مرزا صاحب کے چچیرے بہنوئی تھے اور اس کے علاوہ بھی ان کی مرزا صاحب کے ساتھ تعلق داری تھی۔ ان کی ایک دختر محمدی بیگم تھی، جس کے بچپن سے جوانی تک کا پورا نشیب وفراز مرزا صاحب کے سامنے تھا۔ اس کے اُبھرتے ہوئے خدوخال کو دیکھتے ہوئے مرزا صاحب نے کئی مرتبہ اپنی شادی کے الہامات شائع کیے جن میں صراحت کے ساتھ اگرچہ کسی کا نام نہیں لیا گیا تھا لیکن بعد میں انہوں نے خود یہ وضاحت کردی کہ ان الہامات میں محمدی بیگم سے نکاح کی جانب اشارہ تھا۔

یہ مرزا صاحب کی بدقسمتی تھی یا خوش قسمتی کہ محمدی بیگم نے جب حدودِ بلوغت میں قدم رکھے تو تحریک نکاح کے اسباب بھی فراہم ہوگئے۔

ہوا یوں کہ احمد بیگ کی ایک بہن مرزا صاحب کے چچازاد بھائی غلام حسین کے ساتھ بیاہی ہوئی تھی۔ غلام حسین ۲۵ سال سے مفقود الخبر تھا اس لیے سرکاری کاغذات میں اس کی جائیداد اس کی بیوی یعنی احمد بیگ کی بہن کے نام درج کی جاچکی تھی۔ احمد بیگ نے اپنی بہن سے کہا کہ تم اپنی جائیداد میرے بیٹے محمد بیگ کو ہبہ کردو۔ بہن راضی ہوگئی اور اس نے ہبہ نامہ لکھ دیا لیکن اس وقت کے رائج انتظامی قانون کی رو سے یہ ہبہ نامہ مرزا صاحب کی رضامندی اور تصدیق کے بغیر نافذ نہ ہوسکتا تھا۔ اس لیے احمد بیگ نے مرزا صاحب کی طرف رجوع کیا۔ مرزا صاحب تو موقع کی تاک میں تھے ہی۔ آپ نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے نہایت ہوشیاری کے ساتھ منزلِ مقصود کی طرف قدم بڑھایا۔ یعنی احمد بیگ کو یہ کہہ کر ٹال دیا کہ پہلے استخارہ کرلیں تب کوئی فیصلہ کریں گے۔ اس کے بعد خاموشی سے احمد بیگ کے ردّ عمل اور حصولِ زمین کے سلسلہ میں اس کی خواہش وآرزو کا اندازہ کرنے لگے۔

احمد بیگ، مرزا صاحب کے پس پردہ مقاصد سے قطعی بے خبر تھا۔ وہ مرزا صاحب کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بار بار ہبہ نامہ کی تصدیق کی طرف متوجہ کرتا رہا اور مرزا صاحب حسب دستور استخارہ پر ٹالتے رہے۔

جب انہوں نے احمد بیگ کے مسلسل اصرار سے اندازہ کرلیا کہ وہ بہر صورت جائیداد حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسے ایک خط لکھا اور اسے صیغۂ راز میں رکھنے کی سخت تاکید کی۔ اس خط کے مضمون کا خلاصہ یہ تھا کہ مرزا صاحب نے خدائی الہام کے حوالے سے برکت کے وعدوں اور آسمانی عذاب کی دھمکیوں کے درمیان احمد بیگ کو یہ اطلاع دی کہ اگر تم محمدی بیگم کا نکاح میرے ساتھ کردو تو ہبہ نامہ پر دستخط کردوں گا۔ ورنہ کوئی سلوک ومروت نہیں کی جائے گی۔

احمد بیگ شریف اور غیرت مند آدمی تھا۔ ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس پر کیا گزری ہوگی؟ اس نے اپنے سالوں یعنی مرزا صاحب کے چچیرے بھائیوں نظام الدین وغیرہ سے اس شرم ناک سودے بازی کا ماجرا کہہ سنایا۔ وہ لوگ بھڑک اٹھے اور نظام الدین نے مرزا صاحب کا یہ پوشیدہ خط شائع کرکے انہیں بیچ چوراہے ننگا کردیا۔ لیکن مرزا صاحب اور خاموشی ......!

مرزا صاحب نے جو خط لکھا وہ ان کے بقول چوں کہ پیش گوئی پر مبنی تھا۔ اس لیے وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

> ''خدا تعالیٰ نے اپنے کلام پاک سے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ اگر آپ اپنی دختر کلاں کا رشتہ میرے ساتھ منظور کریں تو وہ تمام نحوستیں آپ کی دور کردے گا۔ اگر یہ رشتہ وقوع میں نہ آیا تو آپ کے لیے دوسری جگہ رشتہ کرنا ہرگز مبارک نہ ہوگا اور اس کا انجام درد اور تکلیف اور موت ہوگی۔ یہ دونوں طرف برکت اور موت کی ایسی ہیں کہ جن کو آزمانے کے بعد میرا صدق یا کذب معلوم ہوسکتا ہے۔''[1]

مرزا صاحب کے خلاف تہذیب مطالبہ اور دھمکی آمیز خط سے بجائے اس کے کہ احمد بیگ وغیرہ ڈرتے انہوں نے اسے مشہور کردیا۔ جبکہ مرزا صاحب کی خواہش تھی کہ اسے مخفی رکھا جائے۔

---

[1] آئینہ کمالات مرزا، ص: ۲۷۹۔۲۸۰۔ اخبار نور افشاں ۱۰ مئی ۱۸۸۸ء۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی اس کارروائی سے مرزا صاحب کو اور بھی غصہ آیا اور انہوں نے کھلے بندوں مندرجہ ذیل ایک اشتہار دیا:

"اخبار نور افشاں ۱۰ مئی ۱۸۸۸ء میں جو خط اس راقم کا چھپایا گیا ہے وہ ربانی اشارہ سے لکھا گیا تھا۔ ایک مدت سے قریبی رشتہ دار مکتوب الیہ کے نشانِ آسمانی کے طالب تھے اور طریقہ اسلام سے انحراف رکھتے تھے۔ یہ لوگ مجھ کو میرے دعویٰ الہام میں مکار اور دروغ گو جانتے تھے اور مجھ سے کوئی نشانی آسمانی مانگتے تھے۔ کئی دفعہ ان کے لیے دعا کی گئی۔ دعا قبول ہو کر خدا نے یہ تقریب پیدا کی کہ والد اس دختر کا ایک ضروری کام کے لیے ہماری طرف ملتجی ہوا۔ قریب تھا کہ اس کی درخواست پر دستخط کر دیتے لیکن خیال آیا کہ استخارہ کر لینا چاہیے۔ سو یہی جواب مکتوب الیہ کو دیا گیا۔ پھر استخارہ کیا گیا۔ وہ استخارہ کیا تھا گویا نشانِ آسمانی کی درخواست کا وقت آ پہنچا۔ اس قادر حکیم نے مجھ سے فرمایا کہ اس کی دختر کلاں (محمدی بیگم) کے لیے سلسلہ جنبانی کرو اور ان کو کہہ دے کہ تمام سلوک و مروت تم سے اسی شرط پر کیا جائے گا۔ اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت برا ہوگا۔ جس دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا۔ خدا تعالیٰ نے یہ مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کو ہر ایک مانع سے دور کرنے کے بعد انجام کار اس عاجز کے نکاح میں لائے گا۔ عربی الہام اس بارے میں یہ ہے: "کذبوا بآیاتنا وکانوا بها يستهزؤن۔ سيكفيكهم الله۔ ويردها اليك لا تبديل لكلمات الله۔ ان ربك فعال لما يريد" یعنی انہوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا اور وہ اس کے ساتھ استہزاء کرتے تھے۔ سو خدا تعالیٰ ان کے تدارک کے لیے جو اس کام کو روک رہے ہیں تمہارا مددگار ہوگا۔ اور انجام کار اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائے گا۔ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔ تیرا ربّ وہ قادر ہے کہ جو چاہے وہی ہو جاتا ہے۔ بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کو ہمارے پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم امتحان نہیں۔"❶

اسی سلسلے میں مرزا صاحب نے ایک اور اشتہار شائع کیا:

"خدا تعالیٰ ہمارے کنبے اور قوم سے تمام لوگوں پر جو اس پیش گوئی کے مزاحم ہونا چاہیں گے اپنے قہری نشان نازل کرے گا اور ان سے لڑے گا اور ان کو انواع واقسام کے عذابوں میں مبتلا کرے گا۔ ان میں سے ایک بھی ایسا نہ ہوگا جو اس عقوبت سے خالی رہے۔ ایک عرصہ سے یہ لوگ مجھے میرے الہامی دعاوی میں مکار اور دکاندار خیال کرتے ہیں پس خدا تعالیٰ نے انہیں کی بھلائی کے لیے انہی کی درخواست سے الہامی پیش گوئی کو ظاہر فرمایا تا وہ سمجھیں کہ وہ (خدا) درحقیقت موجود ہے، یہ رشتہ جس کی درخواست کی گئی محض بطور نشان کے ہے۔ تا خدا تعالیٰ اس کنبہ کے منکرین کو عجوبہ قدرت دکھادے۔"❷

محمدی بیگم سے آسمان پر نکاح ہوا:

اس اشتہار کے بعد بھی مرزا صاحب ان پیش گوئیوں کو اپنی تحریرات میں بہ کرّات مرّات دہراتے رہے یہاں تک کہ دسمبر ۱۸۹۱ء میں یہ دعویٰ کر دیا کہ "اللہ تعالیٰ نے محمدی بیگم کے ساتھ میرا نکاح خود پڑھا دیا ہے۔" چنانچہ لکھتے ہیں:

"خدا کی قسم یہ سچ ہے اور تم اس بات کو وقوع میں آنے سے نہیں روک سکتے۔ ہم نے (یعنی خدا نے) خود اس سے (اے مرزا) تیرا نکاح پڑھا دیا ہے، میری باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا۔"❸

آسمان پر نکاح پڑھائے جانے کا اعتراف مرزا صاحب نے بعد کی تحریروں میں بھی کیا ہے۔ چنانچہ ۱۹۰۷ء میں بابو الٰہی بخش کے اعتراضات پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

"یہ کام کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ

---

❶ اشتہار مرزا، ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء منقول از آئینہ کمالات مصنف مرزا غلام احمد قادیانی، ص: ۲۸۱، ۲۸۸ ملخصاً۔

❷ اشتہار ۱۵ جولائی ۱۸۸۸ء مندرجہ "تبلیغ رسالت" ج:۱، ص: ۱۱۸۔۱۱۹۔

❸ فیصلہ آسمانی، ص: ۴۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھایا گیا ہے۔ یہ درست ہے۔" ❶

محمدی بیگم سے نکاح کے سلسلہ میں مرزا صاحب کی سعی پیہم کے باوجود ناکامی:

لیکن احمد بیگ اور اس کے اقرباء چونکہ مرزا صاحب کے ان روحانی ہتھکنڈوں کو سراپا عیاری سمجھتے تھے اس لیے انہوں نے ان دھمکیوں کو پرِ کاہ کے برابر بھی وقعت نہ دی اور کچھ دنوں بعد محمدی بیگم کی نسبت پٹی ضلع لاہور کے رہنے والے ایک نوجوان سلطان محمد سے کر دی۔ مرزا صاحب کے لیے یہ خبر برقِ سوزاں سے کم نہ تھی۔ انہوں نے اس نسبت کو تڑوانے اور محمدی بیگم کو حاصل کرنے کے لیے بڑی بڑی تدبیریں کیں۔ سلطان محمد کو دھمکی اور لالچ سے اس رشتہ سے باز رکھنے کی کوشش کی۔ احمد بیگ کو لمبے لمبے خطوط لکھے۔ خدا اور رسول کے واسطے دیئے۔ طرح طرح سے نشیب وفراز سمجھائے۔ بے پایاں دولت کا لالچ دیا۔ احمد بیگ کے جن اقرباء کے ہاتھوں میں اس نکاح کی کلید تھی ان کو بھی رقم دے دے کر ہموار کرنا اور آلہ کار بنانا چاہا۔ اپنی بہو سے اپنی سمدھن کے نام خط لکھوایا کہ تم اپنے بھائی احمد بیگ پر دباؤ ڈالو ورنہ مرزا صاحب اپنے لڑکے سے مجھے طلاق دلوا دیں گے۔ پھر خود مرزا صاحب نے سمدھن کے نام خط لکھا جس میں نشیب وفراز سمجھانے اور مال ودولت کا لالچ دینے کے ساتھ یہ دھمکی بھی دی کہ اگر تم احمد بیگ پر دباؤ نہ ڈالو گی تو تمہاری لڑکی کو یقیناً طلاق دلوا دوں گا۔ غرض مرزا صاحب نے ؏

کیا کیا نہ کیا عشق میں، کیا کیا نہ کریں گے

لیکن ان کی ایک نہ چلی اور ۷ر اگست ۱۸۹۲ء کو بڑے کروفر کے ساتھ مرزا صاحب کی آسمانی منکوحہ کو سلطان محمد بیاہ لے گیا اور بے چارے مرزا صاحب بصد حسرت ویاس اپنا سا منہ لے کر رہ گئے ؏

بسا حسرتا کہ خاک شدہ

اب ایک بار پھر مرزا صاحب کی پیش گوئی پر نظر ڈال لیں، اس میں مذکور تھا کہ:

❶ تتمہ حقیقۃ الوحی، ص: ۱۳۲.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱: محمدی بیگم سے نکاح کرنے والا روز نکاح سے اڑھائی سال کے اندر اندر

۲: اور اس (محمدی بیگم) کا والد تین سال کے اندر اندر فوت ہو جائے گا۔

۳: اور بالآخر وہ (محمدی بیگم) مرزا صاحب کے نکاح میں آئے گی۔

اب ہوا یہ کہ

محمدی بیگم کے نکاح کے صرف چھ ماہ بعد اس کے والد احمد بیگ کا ۳۰ دسمبر ۱۸۹۲ء کو انتقال ہو گیا، حالانکہ مرزا صاحب کے پیش گوئی کے مطابق پہلے محمدی بیگم کے شوہر کا انتقال ہونا تھا۔ مرزا صاحب کی پیش گوئی کے مطابق محمدی بیگم سے نکاح کرنے والے سلطان محمد کو ۱۲/ اگست ۱۸۹۴ء کے بعد دنیا میں زندہ رہنے کی اجازت نہ تھی مگر وہ اللہ کے فضل سے ۱۹۳۰ء تک بقید حیات تھے۔

محمدی بیگم:

محمدی بیگم سے نکاح کے بارے میں مرزا صاحب آخر دم تک پر امید رہے۔ چنانچہ ۶ اکتوبر ۱۸۹۴ء کے اشتہار میں لکھا کہ

''نفس پیش گوئی یعنی اس عورت (محمدی بیگم) کا اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی۔ کیونکہ اس کے لیے الہام الٰہی میں یہ فقرہ موجود ہے ''لا تبدیل لکلمات الله'' یعنی میری یہ بات ہرگز نہیں ٹلے گی۔ پس اگر ٹل جائے تو خدا کا کلام باطل ہوتا ہے۔ اس نے فرمایا کہ میں اس عورت کو نکاح کے بعد واپس لاؤں گا اور تجھے (اے مرزا) دوں گا اور میری تقدیر کبھی نہیں بدلے گی اور میرے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ اور میں سب روکوں (رکاوٹوں) کو اٹھا دوں گا جو اس کے نفاذ سے مانع ہوں۔''[1]

اس کے بعد ۱۸۹۷ء میں ارشاد فرمایا:

''میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ یہ کام (محمدی بیگم سے نکاح) ہو گیا، یہ کام ابھی باقی ہے اور یہ تقدیر مبرم ہے۔ اس کا وقت آئے گا۔ قسم خدا کی جس نے حضرت محمد ﷺ کو بھیجا ہے یہ

[1] تبلیغ رسالت، جلد اوّل، ص: ۱۱۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالکل سچ ہے تم دیکھ لو گے اور میں اس خبر کو اپنے جھوٹے اور سچے ہونے کا معیار بناتا ہوں۔ اور میں نے جو کہا ہے یہ خدا سے خبر پا کر کہا ہے۔'' ❶

پھر ۱۹۰۱ء میں عدالت میں ایک حلفیہ بیان دیتے ہوئے کہا:

''احمد بیگ کی دختر کی نسبت جو پیش گوئی ہے وہ اشتہار میں درج ہے اور ایک مشہور امر ہے۔ وہ عورت میرے ساتھ بیاہی نہیں گئی مگر میرے ساتھ اس کا بیاہ ضرور ہوگا، جیسا کہ پیش گوئی میں درج ہے۔ یہ عورت اب تک زندہ ہے میرے نکاح میں ضرور آئے گی۔ امید کیسی؟ یقین کامل ہے۔ یہ خدا کی باتیں ہیں۔ ٹلتی نہیں۔ ہو کر رہیں گی۔'' ❷

اس کے بعد ۱۹۰۵ء میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مرزا صاحب نے لکھا:

''الہام الٰہی کے یہ لفظ ہیں: سیکفیکهم اللّٰه ویردها الیك یعنی خدا تیرے ان مخالفوں کا مقابلہ کرے گا اور اس (محمدی بیگم) کو تیری طرف لائے گا ...... وعدہ یہ ہے کہ پھر وہ نکاح کے تعلق سے واپس آئے گی، سو ایسا ہی ہوگا۔'' ❸

خلاصہ یہ کہ مرزا صاحب نے اپنی آسمانی منکوحہ کو سلطان محمد کے چنگل سے چھڑانے کے لیے بہت کچھ اگاڑی، پچھاڑی تڑائی بلکہ فرطِ جلال میں یہاں تک لکھ مارا کہ

''چاہیے تھا کہ ہمارے نادان مخالف اس پیش گوئی کے انجام کے منتظر رہتے اور پہلے ہی اپنی بدگوہری ظاہر نہ کرتے۔ بھلا جس وقت یہ باتیں پوری ہو جائیں گی تو کیا اس دن یہ احمق مخالف جیتے ہی رہیں گے۔ اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جائیں گے۔ ان بے وقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہ رہے گی اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی اور ذلت کے سیاہ داغ ان منحوس چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کر دیں گے۔'' ❹

---

❶ انجام آتھم، ص: ۲۲۳۔

❷ الحکم، قادیان ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء، ص: ۱۴، کالم: ۳۔

❸ الحکم قادیان ۳۰ جون ۱۹۰۵ء، ص: ۲، کالم: ۳۔

❹ ضمیمہ انجام آتھم، ص: ۵۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سلسلے میں مسلسل ناکامیوں کے پیش نظر اپنی خفت کو چھپانے کے لیے مرزا صاحب نے بہت سی بے ہودہ اور مجنونانہ حرکتیں بھی کیں۔ انہوں نے اپنی پہلی بیوی کو طلاق دے دی اور اس کے بطن سے پیدا ہونے والے بڑے لڑکے ڈپٹی سلطان احمد کو عاق کردیا اور دوسرے لڑکے فضل احمد سے اس کی بیوی کو جو کہ احمد بیگ کی رشتے دار تھی طلاق دلوادی یا طلاق دینے پر حتی الامکان مجبور کیا اور پھر فضل احمد کو بھی عاق کردیا۔ ❶

چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے تمام تر دعوؤں اور پیش گوئیوں میں جھوٹے تھے۔ اس لیے اللہ تعالی نے بھی اپنی مشیت سے اس کی ایک بھی پیش گوئی پوری نہ ہونے دی کہ اس کے کاذب ہونے کا فیصلہ دے دیا۔

مرزا صاحب تو ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو محمدی بیگم سے نکاح کی آرزو دل میں بسائے آں جہانی ہوگئے۔ جبکہ سلطان محمد اور ان کی بیگم (محمدی بیگم) نے طویل عرصے تک زندگی پائی۔

چنانچہ سلطان محمد نے مولانا سیّد محمد شریف گھڑیالوی رحمہ اللہ کے نام ایک خط لکھ کر اپنے حالات وخوش حالی سے آگاہ کیا اور قادیانیت سے بے زاری ہی نہیں بلکہ اس کے جھوٹے ہونے کی بھی تحریر دی۔ ان کا یہ خط اخبار اہل حدیث امرتسر کے شمارہ محریہ ۱۴ نومبر ۱۹۳۰ء میں شائع ہوا۔

اور محترمہ محمدی بیگم، مرزا صاحب کے آں جہانی ہونے کے بعد اٹھاون برس سے زائد عرصے تک زندہ رہیں اور نوے برس سے زائد عمر پا کر ۱۹ نومبر ۱۹۶۶ء بروز ہفتہ لاہور میں انتقال کیا۔ اور اپنے پیچھے بیٹوں، بیٹیوں، پوتوں، پوتیوں، اور نواسے نواسیوں کی ایک کثیر تعداد چھوڑی۔

محترمہ محمدی بیگم کے ایمان کی پختگی کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے وفات کے وقت آخری وصیت یہ کی تھی کہ کوئی مرزائی میرے جنازے میں نہ آئے۔ ❷

---

❶ سیرت المہدی، ص: ۲۲، ۲۳۔

❷ ہفت روزہ الاعتصام لاہور، ۷/اپریل ۱۹۶۷ء۔ (ماخوذ از: محمدیہ پاکٹ بک، مولانا محمد عبداللہ معمار رحمہ اللہ، وقادیانیت، مولانا صفی الرحمن مبارک پوری رحمہ اللہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کی اس داستان کو ملاحظہ کرنے کے بعد قارئین کی ضیافت طبع کے لیے مرزا صاحب کی تحریر ہی سے مرزا صاحب کا کذب واضح کیا جاتا ہے۔مرزا صاحب لکھتے ہیں:

''ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لیے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر کوئی محکم امتحان نہیں ہوسکتا۔'' ❶

نیز مرزا صاحب رقم طراز ہیں:

''کسی انسان کا اپنی پیش گوئی میں جھوٹا نکلنا تمام رسوائیوں سے بڑھ کر ہے۔'' ❷

اب مرزائیوں کے لیے یہ کہنے کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ مرزا جی! ع

بہت بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے ☆

---

❶ تبلیغ رسالت، ج:۱، ص:۱۱۸۔ آئینہ کمالات اسلام، ص:۲۸۸۔

❷ نزول مسیح، ص:۱۸۶۔

☆ ماہنامہ ''دعوتِ اہل حدیث'' حیدر آباد، سندھ، اگست ۲۰۰۷ء۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیات سیّدنا مسیح علیہ السلام

مسیح ہدایت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کو جسد عنصری
کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھائے جانے
اور قیامت کے قریب ان کے زمین پر
نزول فرما ہونے کی تحقیق و تفصیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امت مسلمہ کا مسلّمہ عقیدہ:

امت مسلمہ کے بنیادی عقائد میں سے ایک مسلمہ عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کو جسد عنصری کے ساتھ زندہ حالت میں آسمانوں کی طرف اٹھا لیا تھا۔ وہ دوسرے آسمان پر اسی حالت وکیفیت میں موجود ہیں۔ قیامت سے پہلے جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا آپ زمین پر ایک عادل حاکم کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔

پس منظر:

سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھائے جانے کی وجہ معلوم کرنے کے لیے ہمیں بالاختصار ان کی زندگی کا جائزہ لینا ہوگا تاکہ ساری بات خوب ذہن نشین ہو سکے۔

مختصر احوال:

سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر اور اولوالعزم رسولوں میں سے ہیں۔ جس طرح ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوری انسانیت کے لیے خاتم النّبیین ہیں اسی طرح سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام انبیائے بنی اسرائیل کے خاتم النّبیین یعنی آخری نبی ہیں۔

خصوصیت:

آپ کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے معجزانہ طور پر آپ کو والد کے بغیر صرف بطن مادر سے پیدا فرمایا۔

حلیہ مبارکہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کے موقعہ پر میری عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ ان کا قد درمیانہ اور رنگت سرخ وسفید تھی۔ بدن اس قدر صاف اور اجلا تھا معلوم ہوتا تھا کہ ابھی نہا کر فارغ ہوئے ہیں۔ آپ کی زلفیں کندھوں تک دراز تھیں۔ [1]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب ذکر المسیح ابن مریم، حدیث نمبر: ۱۶۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین کی تبلیغ واشاعت میں انہماک:

آپ نے نہ شادی کی اور نہ بود وماند کے لیے گھر بنایا۔ قریہ قریہ، گاؤں گاؤں گھومتے پھرتے، اللہ کا دین پھیلاتے اور دین حق کی دعوت وتبلیغ کا فریضہ سرانجام دیتے۔ جہاں رات ہوجاتی وہیں کسی سامانِ راحت کے بغیر شب بسر کر لیتے۔

چونکہ ذات اقدس سے اللہ کی مخلوق کی جسمانی وروحانی شفایابی ہوتی تھی۔ اس لیے آپ جدھر جاتے لوگوں کا انبوہ عقیدت سے جمع ہوجاتا اور والہانہ محبت کے ساتھ ان پر نثار ہونے کو تیار رہتا۔

یہود کی عداوت اور سازش:

یہود کو اس دعوت حق کے ساتھ جو عناد تھا اس نے آپ کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کو انتہائی حسد اور سخت خطرے کی نگاہ سے دیکھا۔

جب ان کے مسخ شدہ قلوب کسی بھی طرح اسے برداشت نہ کر سکے تو ان کے سرداروں اور مذہبی پیشواؤں نے ان کے خلاف سازشیں شروع کردیں۔ طے پایا کہ ان کے خلاف جیسے بھی ممکن ہو کامیابی حاصل کی جائے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ بادشاہِ وقت کو ان کے خلاف مشتعل کر کے ان کو تختہ دار پر لٹکا دیا جائے۔

چنانچہ انہوں نے بادشاہ کے حضور شکایت کی کہ عالی جاہ!

یہ شخص نہ صرف ہمارے مذہب کے لیے بلکہ آپ کی حکومت واقتدار کے لیے بھی خطرے کا نشان ہے۔ انہوں نے بہت سی باتیں بنا کر بادشاہ کو آمادہ کر لیا کہ مسیح علیہ السلام کو گرفتار کر کے شاہی دربار میں مجرم کی حیثیت سے پیش کیا جائے۔

اب وہ کسی ایسے مناسب موقع کی تاک میں رہنے لگے کہ ان کو کسی خلوت وتنہائی کے ایسے موقع پر گرفتار کیا جائے کہ عام لوگوں میں ہیجان پیدا نہ ہو۔ ادھر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو یہود کی مخالفت اور ریشہ دوانیوں کا احساس ہوا اور انہیں یقین ہوگیا کہ اب بنی اسرائیل کے کفر وعناد اور مخالفت کی سرگرمیاں اس حد تک بڑھ گئی ہیں کہ وہ میرے قتل کے درپے ہیں۔ تو انہوں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے حواریوں کو ایک مکان میں جمع کیا اور ساری صورت حال ان کے سامنے رکھی اور ان کو بتلایا کہ امتحان کی گھڑی سر پر ہے۔ کڑی آزمائش کا وقت ہے۔ حق کو مٹانے کی سازشیں عروج پر ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اب میں تمہارے درمیان زیادہ عرصہ نہیں رہ سکوں گا۔

اس لیے میرے بعد دین حق پر استقامت، اس کی نشر و اشاعت اور نصرت کی ذمہ داری تم لوگوں کے ساتھ وابستہ ہونے والی ہے۔ بتلاؤ کہ اللہ کی راہ میں تم میں سے کون کون وفادار اور مددگار ہے؟ سب حواریوں نے ایمانی جوش و صداقت سے جواب دیا کہ ہم سب اللہ کے دین کے وفادار اور مددگار ہیں۔ ہم دل کی گہرائیوں سے اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اپنی ایمانی صداقت پر آپ کو گواہ ٹھہراتے ہیں۔ اور یہ کہنے کے بعد اپنی بات کو یہیں ختم نہیں کر دیا بلکہ اللہ تعالیٰ سے بھی دعا کی کہ یا اللہ! ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں تو ہمیں اس پر استقامت عطا فرما، اور ہمیں اپنے دین کے مددگاروں میں شامل کر لے۔ انہی حالات کی طرف قرآنِ مجید کی درج ذیل آیات میں اشارہ کیا گیا ہے:

﴿فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝﴾

(آلِ عمران:۲: ۵۲، ۵۳)

”جب عیسیٰ علیہ السلام نے محسوس کیا کہ بنی اسرائیل کفر و انکار پر آمادہ ہیں تو انہوں نے کہا: اللہ کی راہ میں کون میرا مددگار ہوگا؟ حواریوں نے جواب دیا کہ ہم ہیں اللہ کے دین کے مددگار۔ ہم اللہ پر ایمان لائے، آپ گواہ رہیں کہ ہم اللہ کے آگے سر جھکانے والے ہیں۔ اے ہمارے ربّ! تو نے جو فرمان نازل کیا ہم نے اسے مان لیا اور رسول کی پیروی کی۔ تو ہمارے نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔“

نیز ارشاد ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِلۡحَوَارِيّٖنَ مَنۡ اَنۡصَارِیۡۤ اِلَی اللّٰهِ ؕ قَالَ الۡحَوَارِیُّوۡنَ نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتۡ طَّآئِفَةٌ مِّنۡۢ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ وَ کَفَرَتۡ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَیَّدۡنَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا عَلٰی عَدُوِّهِمۡ فَاَصۡبَحُوۡا ظٰهِرِیۡنَ۝ ﴾ (الصف:١٤)

''ایمان والو! اللہ کے دین کے مددگار بن جاؤ جس طرح عیسیٰ بن مریم نے اپنے حواریوں سے کہا تھا: کون ہے اللہ کی طرف بلانے میں میرا مددگار؟ حواریوں نے جواب دیا تھا کہ ہم ہیں اللہ کے دین کے مددگار۔ بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لے آیا اور دوسرے گروہ نے انکار کر دیا تھا۔ پھر ہم نے ایمان لانے والوں کی ان کے دشمن کے مقابلے میں مدد کی اور وہی غالب رہے۔''

اللہ تعالیٰ نے واضح کیا کہ جب یہ لوگ اپنی خفیہ تدبیروں میں سرگرم عمل تھے تب ہم نے بھی اپنی قدرت کاملہ سے فیصلہ کرلیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ان مخالفین کی کوئی تدبیر کامیاب نہ ہونے دی جائے گی۔

جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿وَ مَکَرُوۡا وَ مَکَرَ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ خَیۡرُ الۡمٰکِرِیۡنَ۝ ﴾ (آل عمران:٥٤)

اور بنی اسرائیل نے عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف خفیہ تدبیریں کیں۔ ان کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی خفیہ تدبیر کی اور ایسی تدبیروں میں اللہ سب سے بڑھ کر ہے۔

آخر بنی اسرائیل کے کاہنوں اور سرداروں نے عیسیٰ علیہ السلام کا ایک بند مکان میں محاصرہ کرلیا۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو بشارت دی کہ پریشانی کی کوئی بات نہیں، میں آپ کو پوری طرح اپنی حفاظت میں لے لوں گا۔ اور آپ پوری عمر پائیں گے اور یہ لوگ آپ کو قتل نہیں کرسکیں گے اور میں آپ کو کافروں (بنی اسرائیل) کے شر سے محفوظ رکھوں گا اور آپ کی پیروی کرنے والوں کو آپ کے معاندین ومخالفین پر قیامت تک کے لیے غلبہ دوں گا پھر سب کو میری طرف ہی آنا ہے۔ پھر میں ان سب باتوں کے بارے میں فیصلے کردوں گا جن میں آج تم جھگڑ رہے ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ﴾ (آلِ عمران:۵۵)

''اور جب اللہ تعالیٰ نے کہا: اے عیسیٰ! میں آپ کو پوری طرح اپنی حفاظت میں لینے والا اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور جن لوگوں نے آپ کا انکار کیا ہے میں آپ کو ان کی معیت اور ان کے گندے ماحول سے پاک کرنے والا ہوں۔ اور آپ کی پیروی کرنے والوں کو قیامت تک ان لوگوں پر بالا دست رکھوں گا جنہوں نے آپ کا انکار کیا ہے۔ پھر آخر کار تم سب نے میری طرف ہی آنا ہے اس وقت میں ان باتوں کا فیصلہ کروں گا جن کے متعلق تمہارے درمیان اختلاف رہا۔''

حواریین: سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کے ان پیروکاروں کو کہا جاتا ہے جو ان پر ایمان لائے اور ان کے ساتھی اور مددگار رہے۔ ان کی تعداد ۱۲ بیان کی جاتی ہے۔ [1]

یہود کی سازش، اس کی ناکامی اور اللہ تعالیٰ کی خفیہ حفاظتی تدبیر:

جب سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کو یہود کی سازش کا پتہ چلا تو انہوں نے اپنے حواریوں کو جن کی تعداد ۱۲ یا سترہ تھی جمع کیا اور فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی میری جگہ قتل ہونے کے لیے تیار ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی شکل وصورت مجھ جیسی بنا دی جائے۔ ایک نوجوان اس کے لیے تیار ہو گیا۔ چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام کو وہاں سے اٹھا لیا گیا۔ بعد میں یہودی آئے اور انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے ہم شکل اس نوجوان کو لے جا کر سولی پر چڑھا دیا۔

یہودی یہ سمجھتے رہے کہ ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کو سولی چڑھا دیا ہے۔ حالانکہ عیسیٰ علیہ السلام وہاں

[1] احسن البیان، ص: ۳۳۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجود ہی نہ تھے۔ وہ جسد عنصری کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھا لیے گئے۔ [1]

قرآنِ مجید میں ارشاد ہے:

﴿وَ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۝﴾ (النساء: ۱۵۷۔۱۵۹)

"(اور ہم نے بنی اسرائیل پر اس لیے بھی لعنت کی کہ) انہوں نے کہا کہ ہم نے مسیح، اللہ کے رسول عیسیٰ بن مریم کو قتل کر دیا ہے۔ حالانکہ فی الواقع انہوں نے نہ تو اس کو قتل کیا اور نہ صلیب پر چڑھایا بلکہ ان پر معاملہ مشتبہ کر دیا گیا تھا اور جن لوگوں نے ان کے بارے میں اختلاف کیا ہے وہ بھی دراصل شک میں مبتلا ہیں۔ اس کے بارے میں ان کے پاس کوئی حتمی علم نہیں ہے بلکہ وہ محض گمان کی پیروی کر رہے ہیں۔ یقیناً انہوں نے مسیح کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اس کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ اللہ زبردست طاقت رکھنے والا اور صاحب حکمت ہے اور اہل کتاب میں سے کوئی بھی ایسا نہ ہوگا جو اس کی یعنی مسیح علیہ السلام کی وفات سے پہلے پہلے ان پر ایمان نہ لے آئے گا اور وہ (مسیح) قیامت کے دن ان لوگوں کے خلاف گواہ ہوگا۔"

مولانا مودودی صاحب رقم طراز ہیں:

کہ ان آیات میں اختلاف کرنے والوں سے عیسائی مراد ہیں۔ ان میں مسیح علیہ السلام کے مصلوب ہونے پر کوئی ایک متفق علیہ قول نہیں ہے بلکہ بیسیوں اقوال ہیں۔ جن کی کثرت اس

[1] تفسیر ابن کثیر، تفسیر فتح القدیر، تفسیر احسن البیان، ص: ۲۷۲، حاشیہ: ۲.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات پر دلالت کرتی ہے کہ اصل حقیقت ان کے لیے مشتبہ ہی رہی۔

ان میں سے کوئی کہتا ہے کہ صلیب پر جسے چڑھایا گیا وہ مسیح نہ تھا بلکہ مسیح کی شکل میں کوئی اور تھا جسے یہودی اور رومی سپاہی ذلت کے ساتھ صلیب دے رہے تھے اور مسیح وہیں کہیں کھڑا ان کی حماقت پر ہنس رہا تھا۔

کوئی کہتا ہے کہ صلیب پر چڑھایا تو مسیح ہی کو گیا تھا مگر ان کی وفات صلیب پر نہیں ہوئی بلکہ ان کو صلیب سے اتارے جانے کے بعد ان میں جان باقی تھی۔

کوئی کہتا ہے کہ انہوں نے صلیب پر وفات پائی۔ پھر وہ جی اٹھے اور کم وبیش دس مرتبہ اپنے مختلف حواریوں سے ملے اور باتیں کیں۔

کوئی کہتا ہے کہ صلیب والی موت مسیح کے جسم پر واقع ہوئی اور وہ دفن ہوا مگر الوہیت کی روح جو اس میں تھی وہ اٹھالی گئی۔

کوئی کہتا ہے کہ مرنے کے بعد مسیح علیہ السلام جسم سمیت زندہ ہوئے اور جسم سمیت اٹھا لیے گئے۔ ظاہر ہے کہ ان لوگوں کے پاس حقیقت کا علم ہوتا تو اتنی مختلف باتیں ان میں مشہور نہ ہوتیں۔ ❶

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ لکھتے ہیں:

عیسیٰ علیہ السلام کے ہم شکل کو قتل کرنے کے بعد ایک گروہ تو یہ کہتا رہا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا گیا جب کہ دوسرا گروہ جسے یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ مصلوب شخص عیسیٰ علیہ السلام نہیں بلکہ کوئی اور ہے۔ وہ ان کے قتل اور مصلوب ہونے کا انکار کرتا رہا۔

بعض کہتے ہیں کہ انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو اوپر جاتے ہوئے دیکھا بھی تھا۔

بعض کہتے ہیں کہ ان کے اس اختلاف سے وہ اختلاف مراد ہے جو خود عیسائیوں کے نسطورہ فرقے نے کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام جسم کے لحاظ سے تو سولی دے دیئے گئے لیکن لاہوتی (خدائی) اعتبار سے نہیں۔

---

❶ تفہیم القرآن، سورۃ النساء، حاشیہ نمبر ۱۹۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملکانیہ فرقے نے کہا کہ یہ قتل وصلب، ناسوت (انسانی اور جسمانی) اور لاہوت (خدائی) دونوں اعتبار سے مکمل ہوا ہے (فتح القدیر)۔ بہر حال وہ لوگ اختلاف، تردد اور شک کے شکار رہے۔ ❶

اس ساری تفصیل سے واضح ہو گیا کہ یہودی عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے یا سولی چڑھانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ ❷

یہ آیات نص صریح ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ حالت میں آسمان پر اٹھا لیا تھا۔ ❸

ابورجاء رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ حسن رحمہ اللہ نے ﴿وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ ......﴾ الخ کی تفسیر میں فرمایا کہ

"عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے پہلے تمام اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے اور وہ اس وقت اللہ تعالیٰ کے ہاں (آسمانوں پر) زندہ موجود ہیں۔ جب وہ زمین پر نزول فرما ہوں گے تو سب لوگ ان پر ایمان لے آئیں گے۔" ❹

ایک شخص نے حسن بصری رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ ﴿وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ ......﴾ الخ کی تفسیر کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف اٹھا لیا تھا وہ قیامت سے پہلے ان کو زمین پر بھیجے گا اور پھر سب مومن وفاجر ان پر ایمان لے آئیں گے۔ ❺

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ اگر کسی یہودی پر تلوار کا وار بھی کیا گیا تو جب تک وہ ایمان نہ لائے گا اس کی روح نہ نکلے گی۔ ❻

---

❶ احسن البیان، ص:۲۷۲، حاشیہ:۳۔
❷ احسن البیان، ص:۲۷۲، حاشیہ:۱۔
❸ احسن البیان، :۲۷۲، حاشیہ:۴۔
❹ تفسیر ابن کثیر، ج:۱، ص:۵۷۶۔
❺ تفسیر ابن کثیر، ج:۱، ص:۵۷۶۔
❻ تفسیر ابن کثیر، ج:۱، ص:۵۷۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے جو انعامات کیے ان کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ان سے یہ بھی فرمائے گا:

﴿تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا﴾ (المائدۃ: ١١٠)

"تو لوگوں سے گہوارے میں بھی بات کرتا تھا اور بڑی عمر کو پہنچ کر بھی۔"

گہوارے میں آپ کا لوگوں سے بات کرنا خرق عادت اور آپ کا معجزہ تھا۔ کسی کا بڑی عمر میں بات کرنا کوئی اچنبھے کی بات نہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کا بڑی عمر میں لوگوں سے ہم کلام ہونا اور باتیں کرنا اسی صورت میں معجزہ ہو سکتا ہے کہ آپ مدت مدید کے بعد تشریف لا کر لوگوں سے باتیں کریں۔

عیسیٰ علیہ السلام پر کیے گئے انعامات کے ضمن میں ہی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان سے یہ بھی فرمائے گا:

﴿وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَنْكَ إِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ إِنْ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ۝﴾ (المائدہ: ١١٠)

"اور یاد کرو جب میں نے بنی اسرائیل کے شر سے اور برے ارادوں سے آپ کو محفوظ رکھا جب آپ ان کے پاس واضح دلائل لے کر آئے تھے تو ان میں سے منکرین حق نے کہا تھا کہ یہ سب جادوگری کے سوا کچھ نہیں۔"

خلاصۃ المرام ایں کہ اس پوری تفصیل سے معلوم ہوا کہ یہود نے اللہ کے جلیل القدر رسول، روح اللہ نبی، المسیح عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے اپنے رسول کو زندہ حالت میں جسد عنصری کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھا کر ان کو بچا لیا اور ان کے دشمن ناکام و نامراد رہے۔ عیسیٰ علیہ السلام سے متعلقہ مذکورۃ الصدر آیات کے مندرجہ ذیل فقرات قابل ملاحظہ ہیں:

ا: ﴿مَكَرُوا وَمَكَرَ اللَّهُ ......﴾ "لوگوں نے ان کے خلاف سازشیں کیں اور ان کے بالمقابل اللہ نے بھی اپنی خفیہ تدبیر کی۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲: ﴿اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ ......﴾ ''اے عیسیٰ میں آپ کو پوری طرح اپنی حفاظت میں لینے والا ہوں۔''

۳: ﴿وَرَافِعُكَ اِلَیَّ ......﴾ ''اور آپ کو اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔''

۴: ﴿وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ......﴾ ''اور آپ کو ان لوگوں کی معیت اور ان کے گندے ماحول سے پاک کرنے والا ہوں۔''

۵: ﴿وَ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ عِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ ......﴾ ''(اور ہم نے بنی اسرائیل پر اس لیے بھی لعنت کی کہ) انہوں نے کہا کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح، عیسیٰ بن مریم، کو قتل کر دیا ہے حالانکہ فی الواقع انہوں نے نہ تو ان کو قتل کیا اور نہ صلیب پر چڑھایا بلکہ ان پر معاملہ مشتبہ کر دیا گیا تھا۔''

۶: ﴿وَ مَا قَتَلُوْهُ یَقِیْنًاۙ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ ؕ ......﴾ ''ان لوگوں نے یقیناً ان کو قتل نہیں کیا بلکہ ان کو تو اللہ نے اپنی طرف اٹھا لیا تھا۔''

۷: ﴿وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا ......﴾ ''اور اللہ زبردست غالب حکمت والا ہے۔''
عیسیٰ علیہ السلام کا واقعہ ذکر کرنے کے بعد ان الفاظ کا ذکر کرنا واضح ثبوت ہے کہ اس واقعہ سے اللہ تعالیٰ کی قدرت قاہرہ اور حکمت بالغہ کا غیر معمولی ظہور ہوا۔

۸: ﴿وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ ......﴾ ''اور تمام اہل کتاب مسیح کی وفات سے پہلے پہلے ان پر ایمان لے آئیں گے۔''

۹: ﴿تُكَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ وَ كَهْلًا ......﴾ ''تو لوگوں سے گہوارے میں اور بڑی عمر میں پہنچ کر بھی باتیں کرتا تھا۔''

۱۰: ﴿وَ اِذْ كَفَفْتُ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عَنْكَ ......﴾ ''اور یاد کرو جب میں نے آپ کو بنی اسرائیل کے شر سے بچایا۔''

نیز قرآنِ کریم میں ارشاد ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ اِنَّہٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَۃِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِہَا وَ اتَّبِعُوْنِ ط ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ O﴾ (الزخرف:٦١)

''اور یقیناً عیسیٰ علیہ السلام (کا نزول فرما ہونا) علامات قیامت میں سے ہے تم اس (قیامت) کے بارے میں تردّد نہ کرو اور میری پیروی کرو۔ یہی سیدھا (صحیح) راستہ ہے۔''

اکثر مفسرین کے نزدیک اس کا مطلب ہے کہ قیامت کے قریب ان کا آسمان سے نزول ہوگا۔ جیسا کہ صحیح اور متواتر احادیث سے ثابت ہے۔ ان کا یہ نزول اس بات کی علامت ہوگا کہ اب قیامت قریب ہے۔ ❶

قرآنِ کریم کی یہ تمام آیات نص صریح ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ حالت میں آسمان پر اٹھالیا تھا۔

سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال میں مناسبت ومشابہت:

عیسیٰ علیہ السلام:

۱: عیسیٰ علیہ السلام کی قوم نے ان کی مخالفت اور تکذیب کی۔

۲: عیسیٰ علیہ السلام کے معاندین نے ان کو قتل کرنے کی سازش کی اور مکان کا محاصرہ کیا۔

۳: اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو دشمن کے شر سے محفوظ رکھا۔

۴: عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے زمین سے آسمان کی طرف ہجرت کر گئے۔

۵: عیسیٰ علیہ السلام اپنی دعوت دنیا تک پہنچا چکے تھے۔ اس لیے ان کو ہجرت ارضی کے بجائے سماوی ہجرت پیش آئی۔

٦: عیسیٰ علیہ السلام اپنے دور کے مسیح ضلالت (دجال) کو قتل کریں گے۔

۷: عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اسی شہر دمشق میں ہوگا جہاں سے اپنی قوم کی سازشوں کے نتیجے میں ان کو سماوی ہجرت پیش آئی تھی۔

❶ احسن البیان، ص:۱۳۹، حاشیہ:۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد رسول اللہ ﷺ:

ا: محمد ﷺ کی قوم نے بھی ان کی تکذیب اور مخالفت میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔

۲: محمد ﷺ کے ساتھ بھی بعینہٖ یہی صورت حال پیش آئی۔

۳: اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کی بھی مکمل حفاظت فرمائی۔

۴: محمد ﷺ نے بھی اللہ کے حکم سے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔

۵: آپ ﷺ کی بعثت عامہ تھی۔ دین کی تبلیغ کے سلسلہ میں آپ کا کام ابھی باقی تھا اور کرۂ ارض پر آپ کا قیام ضروری تھا اس لیے آپ کو مدینہ منورہ کی طرف ارضی ہجرت پیش آئی۔

۶: آپ نے اپنے مخالف امیہ بن خلف کو اپنے نیزے کے وار سے جہنم رسید کیا۔

۷: محمد ﷺ کو بھی ہجرت کے بعد فتح مکہ کی صورت میں اپنے وطن پر قدرت وغلبہ عطا فرمایا گیا تھا۔

نزولِ عیسیٰ علیہ السلام احادیث کی روشنی میں:

(۱) سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، عنقریب عیسیٰ بن مریم علیہما السلام تمہارے درمیان ایک عادل حکمران کی حیثیت سے نزول فرما ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ کر (اس کا خاتمہ کر) ڈالیں گے۔ خنزیر کو قتل کر دیں گے۔ جزیہ کو ختم کر دیں گے۔ اور مال ودولت کی اس قدر ریل پیل ہو جائے گی کہ کوئی اسے لینے کو تیار نہ ہوگا۔"

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم چاہو تو یہ آیت پڑھ کر دیکھ لو:

﴿وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا﴾ (النساء:۱۵۹)

"اور اہل کتاب میں سے کوئی بھی ایسا نہ ہوگا جو اس کی یعنی مسیح علیہ السلام کی وفات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پہلے پہلے ان پر ایمان نہ لے آئے گا اور وہ (مسیح) قیامت کے دن ان لوگوں کے خلاف گواہ ہوگا۔“ ❶

② سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”اللہ کی قسم عیسیٰ بن مریم ایک عادل حکمران کی حیثیت سے تشریف لائیں گے۔ وہ صلیب کو توڑ کر اس کا خاتمہ کردیں گے۔ خنزیر کو قتل کرڈالیں گے، جزیہ کا خاتمہ کردیں گے۔ اونٹوں کا استعمال متروک ہوجائے گا، اور ان پر سواری یا بار برداری نہ ہوگی، لوگوں کا آپس میں غصہ، ناراضگی اور بغض وعناد بالکل ختم ہوجائے گا۔ وہ مال ودولت کے لیے لوگوں کو اپنی طرف بلائیں گے تو دولت کی کثرت کی وجہ سے کوئی آدمی دولت لینے کے لیے آمادہ نہ ہوگا۔“ ❷

③ سیّدنا حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن ہم آپس میں قیامت کے متعلق گفتگو کررہے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے آپ نے دریافت فرمایا: ”کیسا مذاکرہ ہورہا ہے؟“ ہم نے عرض کیا کہ ہم قیامت کے متعلق گفتگو کررہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک بپا نہ ہوگی جب تک تم اس سے پہلے دس بڑی بڑی نشانیاں نہ دیکھ لو گے۔“ آپ نے ان میں سے ایک نشانی ”نزول عیسیٰ بن مریم علیہما السلام“ بیان فرمائی۔ ❸

④ سیّدنا نواس ابن سمعان رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث مروی ہے کہ دجال کا فتنہ ظہور پذیر ہوچکا ہوگا اور وہ لوگوں کو شعبدے دکھا دکھا کر اپنی طرف مائل اور کفر میں لے جارہا ہوگا۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم علیہما السلام کو بھیجے گا۔ وہ دمشق کے مشرق میں سفید منارہ پر نزول فرما ہوں گے، زرد رنگ کے دو کپڑوں (چادروں) میں ملبوس ہوں گے،

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الانبیاء، باب نزول عیسی ابن مریم، حدیث نمبر: ٣٤٤٨؛ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب نزول عیسیٰ ابن مریم حاکما......، حدیث نمبر: ١٥٥.

❷ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب نزول عیسیٰ ابن مریم حاکما......، حدیث نمبر:١٥٥.

❸ صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب فی الایات التی تکون قبل الساعة، حدیث نمبر: ٢٩٠١.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے کاندھوں پر رکھے ہوں گے۔ سر کو جھکائیں گے تو پانی کے قطرے گریں گے۔ اور جب سر کو اوپر کی طرف اٹھائیں گے تو اس سے صاف شفاف پانی کے قطرے سفید موتیوں کی طرح نظر آئیں گے۔ ان کی سانس جس کافر تک جائے گی وہ مرتا چلا جائے گا اور ان کی سانس کی ہوا وہاں تک جائے گی جہاں تک ان کی نگاہ جائے گی۔ وہ دجال کا پیچھا کرتے ہوئے (دمشق کی فصیل) کے "باب لد" کے قریب جا کر قابو کر کے اسے قتل کر ڈالیں گے۔" ❶

⑤ سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے پہلے دجال کا ظہور ہوگا۔ وہ چالیس (سال، مہینے یا دن کی وضاحت نہیں) کا عرصہ گزارے گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجے گا۔ ان کا حلیہ عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا سا ہوگا۔ وہ (عیسیٰ علیہ السلام) اس (دجال) کا پیچھا کر کے اسے قتل کر دیں گے۔ اس کے بعد لوگ سات سال کا عرصہ اس قدر خوشی سے گزاریں گے کہ دو آدمیوں کے درمیان بغض وعداوت نہ ہوگی۔" ❷

⑥ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، عیسیٰ بن مریم علیہما السلام "فج الروحاء" کے مقام پر حج (افراد) یا عمرہ یا دونوں (یعنی حج تمتع) کا تلبیہ پکاریں گے۔" ❸

⑦ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم اس وقت کس حال میں ہو گے جب عیسیٰ بن مریم تمہارے درمیان (آسمان) سے نزول فرما ہوں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے (یعنی اسی امت کا ایک فرد) ہوگا۔" ❹

⑧ سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میری

❶ صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال، حدیث نمبر: ۲۹۳۷.

❷ صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب فی خروج الدجال......، حدیث نمبر: ۲۹۴۰.

❸ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب اهلال النبی ﷺ وهدیه، حدیث نمبر: ۱۲۵۲.

❹ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب نزول عیسیٰ ابن مریم حاکماً......، حدیث نمبر: ۱۵۵.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امت میں قیامت تک ایک ایسا گروہ موجود رہے گا جو حق کی خاطر قتال کرتا رہے گا۔ قیامت تک غالب رہے گا۔ تا آنکہ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام (آسمان سے) نزول فرما ہوں گے تو مسلمانوں کا امیر (امام مہدی) ان سے کہے گا کہ آئیں نماز پڑھائیں۔ تو وہ فرمائیں گے کہ نہیں۔ تم ہی میں سے کوئی لوگوں پر امیر (امام) ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت کو اعزاز دیا جائے گا۔“ ❶

⑨ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں مروی ہے (کہ قیامت سے پہلے ایک ایسا وقت آئے گا) کہ لوگ نماز کی صفیں درست کر رہے ہوں گے۔ نماز کے لیے اقامت کہی جائے گی۔ اسی دوران عیسیٰ بن مریم علیہما السلام آسمان سے نزول فرما ہوں گے اور ان کی قیادت کریں گے۔ اللہ کا دشمن (دجال) انہیں دیکھے گا تو وہ اس طرح پگھلنے لگے گا جیسے پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام اسے یونہی چھوڑ دیں گے تب بھی وہ ہلاک ہو جائے گا۔ تاہم اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں دجال کو قتل کرائے گا۔“ ❷

⑩ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام زمین پر نزول فرما ہوں گے، نکاح کریں گے، ان کے ہاں اولاد ہوگی وہ (کل) پینتالیس سال عمر پائیں گے۔ بعد ازاں ان کی وفات ہوگی۔ اور وہ میرے ساتھ میری قبر میں مدفون ہوں گے۔ قیامت کے دن میں اور عیسیٰ علیہ السلام ایک ہی قبر سے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ کے درمیان اٹھیں گے۔“ ❸

⑪ امّ المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرا خیال ہے کہ میں آپ کے بعد کچھ عرصہ زندہ رہوں گی تو کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ مجھے آپ کے پہلو میں دفن کر دیا جائے؟ آپ نے فرمایا: ”میں تمہیں اس کی اجازت کیسے دے سکتا ہوں۔ وہاں تو میری، ابوبکر، عمر، عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی قبور ہی کی

❶ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب نزول عیسیٰ ابن مریم حاکماً......، حدیث نمبر: ١٥٦.

❷ صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب فی فتح قسطنطنیة......، حدیث نمبر: ٢٨٩٧.

❸ الوفاء لابن الجوزی۔ مشکوٰۃ المصابیح، باب نزول عیسیٰ علیه السلام، حدیث: ٥٥٠٨۔ ذکرہ ابن الجوزی فی العلل المتناهية (١٥٢٩) وقال: هذا حديث لا يصح والا فريقي ضعيف بمرة. (محمد ارشد کمال)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جگہ ہوگی۔''[1]

(۱۲) سیّدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ تورات میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کے ضمن میں یہ بھی مکتوب ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ان کے قریب مدفون ہوں گے۔ ابومودود (راوی) نے بیان کیا کہ بیت عائشہ رضی اللہ عنہا میں ایک قبر کی جگہ اب بھی باقی ہے۔[2]

(۱۳) سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء ان بھائیوں کی طرح ہیں جن کے باپ ایک اور مائیں مختلف ہوں۔ بنیادی طور پر ان سب کا دین ایک ہی ہے۔ میں باقی لوگوں کی نسبت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے قریب تر ہوں۔ کیونکہ ان کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں۔ وہ (دوبارہ) دنیا میں آنے والے ہیں۔ تم انہیں دیکھتے ہی پہچان لوگے۔ ان کا قد درمیانہ، رنگ سرخی مائل گورا ہوگا، وہ زرد لباس میں ملبوس ہوں گے، یوں محسوس ہوگا کہ ان کے سر سے پانی کے قطرے گر رہے ہیں اگرچہ اسے پانی نہ لگا ہوگا، وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ کا خاتمہ کر دیں گے اور لوگوں کو حقیقی دین اسلام کی طرف بلائیں گے اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں (ان ہی کے ہاتھوں) دجال کا خاتمہ کرے گا۔ زمین پر مکمل امن، سکون ہوگا اور اس قدر آسودگی ہوگی کہ شیر اور اونٹ، چیتے اور گائے، بھیڑ اور بکریاں بے خوف وخطر اکٹھے چرتے ہوں گے، بچے سانپوں کے ساتھ کھیلتے ہوں گے اور سانپ ان کو کچھ بھی نہ کہیں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام زمین پر چالیس برس گزاریں گے اس کے بعد ان کی وفات ہوگی، مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے اور پھر ان کی تدفین عمل میں آئے گی۔[3]

خلاصہ:

علامات قیامت میں سے ایک بڑی علامت مسیح ہدایت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کا ملأ اعلیٰ سے

---

[1] منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند احمد، ج:٦، ص٥٧.

[2] جامع ترمذی مع تحفة الاحوذی، ج:٤، ص:٢٩٥، کتاب المناقب، باب:٣.

[3] تفسیر ابن کثیر، ج:١، ص:٥٧٨۔ الفتح الربانی ترتیب مسند احمد، ج:١٩، ص:١٤٣۔ مسند احمد، ج:٢، ص:٤٣٧.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نزول ہے جس کی تفصیلات یہ ہیں:

مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان سخت معرکہ جنگ بپا ہوگا۔ مسلمانوں کی قیادت وامامت رسول ﷺ کی امت میں سے محمد بن عبداللہ نامی ایک ایسے شخص کے ہاتھ میں ہوگی جس کا لقب (مہدی) ہوگا۔ اس معرکہ آرائی کے دوران ہی مسیح ضلالت (دجال) کا خروج ہوگا۔ کرشمۂ قدرت سے اس کی پیشانی پر ''ک ف ر'' یعنی کافر لکھا ہوا ہوگا جسے اہل ایمان اپنی ایمانی فراست سے پڑھیں گے اور اس کے دجل وفریب سے آگاہ ہوکر اس سے محتاط رہیں گے۔ وہ اوّلاً خدائی کا دعویٰ کرے گا اور شعبدہ بازوں کی طرح شعبدے دکھا کر لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے گا مگر اس سلسلہ کو کامیاب نہ دیکھ کر کچھ عرصہ بعد مسیح ہدایت (عیسیٰ علیہ السلام) ہونے کا مدعی ہوگا۔ یہ دیکھ کر یہودی تو بکثرت بلکہ قومی حیثیت سے اس کے پیروکار ہوجائیں گے۔ اور اس کی وجہ یہ ہوگی کہ یہودی مسیح ہدایت عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کرکے ان کے قتل کا ادعا کرچکے ہیں اور مسیح ہدایت کی آمد کے آج تک منتظر ہیں۔ اسی حالت میں ایک روز دمشق (شام) کی جامع مسجد میں مسلمان منہ اندھیرے یعنی نماز فجر کے وقت نماز کے لیے جمع ہوں گے، نماز کی اقامت ہورہی ہوگی۔ اور امام مہدی موعود امامت کے لیے مصلّے پر پہنچ چکے ہوں گے کہ اچانک ایک آواز سب کو اپنی طرف متوجہ کرے گی۔ مسلمان دیکھیں گے کہ سفید بادل چھایا ہوا نظر آئے گا اور عیسیٰ علیہ السلام دو زرد چادروں میں ملبوس فرشتوں کے بازوؤں پر سہارا دیئے ہوئے ملأ اعلیٰ (آسمان) سے اترتے نظر آئیں گے۔ فرشتے ان کو مسجد کے شرقی منارہ پر اتار کر واپس چلے جائیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام کا اس زمین کے ساتھ تعلق دوبارہ قائم ہوجائے گا۔ وہ مینار سے صحن مسجد میں اترنے کے لیے سیڑھی طلب فرمائیں گے۔ تعمیل ہوگی اور وہ مسلمانوں کے ساتھ صف میں آکھڑے ہوں گے۔

مسلمانوں کا امام (مہدی) از راہ تعظیم پیچھے ہٹ کر ان سے امامت کی درخواست کرے گا۔ آپ فرمائیں گے کہ یہ اقامت آپ کے لیے کہی گئی ہے اس لیے آپ ہی نماز پڑھائیں۔ اس کے بعد مسلمانوں کی سیاسی قیادت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے ہاتھ آجائے گی اور وہ ہتھیار لے کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیح ضلالت (دجال) کا پیچھا کریں گے اور شہر کی فصیل کے باہر باب لد (لدگیٹ) پر اسے مقابل پائیں گے۔ دجال سمجھ جائے گا کہ اس کے دجل وفریب اور زندگی کے خاتمہ کا وقت آپہنچا۔ اس لیے خوف سے وہ رانگ (قلعی) کی طرح گھلنے لگے گا۔ عیسیٰ علیہ السلام آگے بڑھ کر اسے قتل کردیں گے اور پھر جو یہود دجال کی رفاقت میں قتل سے بچ جائیں گے وہ اور سب عیسائی اسلام قبول کرلیں گے اور مسیح ہدایت (عیسیٰ علیہ السلام) کی سچی پیروی کرتے ہوئے مسلمانوں کے شانہ بہ شانہ کھڑے نظر آئیں گے۔ اس کا اثر مشرک جماعتوں پر بھی پڑے گا اور اس طرح روئے زمین پر اسلام کے سوا دوسرا کوئی مذہب باقی نہیں رہے گا۔ ان واقعات کے کچھ عرصہ بعد یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا۔ اور اللہ کی ہدایت کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو اس فتنے سے محفوظ رکھیں گے۔ مسیح علیہ السلام کا دورِ حکومت چالیس سال رہے گا۔

صحیح مسلم میں ہے کہ ان کا دورِ حکومت سات سال رہے گا۔ [1] حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے ان دو مختلف روایات میں تطبیق یوں دی ہے کہ جب ان کا رفع سماوی ہوا اس وقت ان کی عمر ۳۳ سال تھی۔ اور آسمان سے نزول کے بعد وہ سات سال مزید بقید حیات رہیں گے۔ اس طرح زمین پر ان کی کل عمر چالیس برس ہوجائے گی۔ واللہ اعلم [2]

بہرحال وہ اس دوران ازدواجی زندگی بسر کریں گے اور ان کے دورِ حکومت میں خوش حالی، عدل وانصاف اور خیر وبرکت کا عالم یہ ہوگا کہ بکری اور شیر ایک گھاٹ پر بے خوف وخطر پانی پئیں گے۔ چالیس سالہ دور پورا ہونے کے بعد عیسیٰ علیہ السلام اس دار فانی سے رخصت ہوکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں مدفون ہوں گے۔ ☆

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الفتن، باب في خروج الدجال ......، حديث نمبر: ٢٩٤٠.

[2] البداية والنهاية: ١٧/ ١٣١.

☆ ماہنامہ "دعوت اہل حدیث" حیدرآباد سندھ، ختم نبوت نمبر اپریل ۲۰۰۹ء۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاتح قادیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیر پنجاب، بطل اسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ (المتوفی ۱۹۴۸ء) جن کا نام برصغیر میں اسلام کا دفاع کرنے والوں میں سرفہرست ہے۔ ان کی زندگی اور دینی خدمات کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خصوصی طور پر دفاع اسلام ہی کے لیے پیدا کیا تھا۔ ان کی عملی زندگی میں اسلام پر اندرونی اور بیرونی طور پر جس قدر اعتراضات ہوئے۔ اللہ کی توفیق سے آپ نے ہر اعتراض کا جواب دے کر اسلام کا مکمل دفاع کیا۔

سیّد سلیمان ندوی رحمہ اللہ کا اعتراف:

مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کی وفات پر سیّد صاحب مرحوم رحمہ اللہ نے لکھا:

اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف جس نے بھی زبان کھولی، اور قلم اٹھایا، اس کے حملے کو روکنے کے لیے ان کا قلم شمشیر بے نیام ہوتا تھا۔ اور اسی مجاہدانہ خدمت میں انہوں نے عمر بسر کردی۔ فجزاه الله عن الاسلام خير الجزاء

مرحوم اسلام کے بڑے مجاہد سپاہی تھے۔ زبان اور قلم سے اسلام پر جس نے بھی حملہ کیا اس کی مدافعت میں جو سپاہی سب سے پہلے آگے بڑھتا وہ وہی ہوتا۔ اللہ تعالیٰ اس غازی اسلام کو شہادت کے درجات و مراتب عطا فرمائے، آمین۔ [1]

رئیس الاحرار مولانا ظفر علی خان رحمہ اللہ:

مولانا ابوالوفاء صاحب امرتسری رحمہ اللہ کو غیر مسلموں کے مذہبی اعتراضات کے دندان شکن اور قاطع جواب دینے میں جو خاص شہرت حاصل ہے وہ محتاج تصریح نہیں۔ بلا خوف تردید یہ دعویٰ کیا جاسکتا ہے مولانا ممدوح نے اس وقت تک عیسائیوں، آریوں اور دوسرے گم راہ فرقوں کے مقابلے میں دین قیم کی جو عظیم الشان خدمات سرانجام دی ہیں۔ ان کی سپاس گزاری کے گراںبہاں فرض سے ہندوستان کے مسلمان کبھی سبک دوش نہیں ہوسکتے۔ [2]

---

[1] یادِ رفتگاں، ص:۴۱۸۔
[2] اہل حدیث، امرتسر ۲۲ جنوری ۱۹۲۵ء، مقدس رسول، ص:۱۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الہامات مرزا:

ہمارے ممدوح مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ تحصیل علم کے بعد مختلف مدارس میں بطور معلم ومدرس خدمات سرانجام دیتے رہے۔ ایک وقت آیا کہ آپ تدریسی مشاغل سے کنارہ کش ہو کر اہل باطل کی تردید کے لیے تحریر وتقریر کے میدان میں اتر چکے تھے۔ تمام فرقوں اور گروہوں میں آپ کی خصوصی توجہ قادیانیت کی طرف تھی۔ مرزا قادیانی آں جہانی کے سلسلے میں اصل موضوع یہ تھا کہ مرزا اپنے دعوائے مسیحیت میں صادق ہے یا کاذب؟ اس موضوع کی اہمیت کے پیش نظر مولانا نے ''الہامات مرزا'' میں اِدھر اُدھر کی طولانی تمام بحثوں سے دامن سمیٹ کر اسی ایک نکتے پر بحث کی۔ کتاب کے اوّلین ایڈیشن میں مرزا صاحب کی چار پیش گوئیوں کا کذب وبطلان واضح کیا اور بعد کے ایڈیشنوں میں ان پر اضافہ ہوتا گیا۔ آخری ایڈیشن میں مرزا کی دس پیش گوئیوں کو مرزا کی کتابوں، تحریرات اور حقائق ووقائع کی روشنی میں جھوٹا ثابت کیا گیا ہے۔

''الہاماتِ مرزا'' علماء کی نظر میں:

اس کتاب کی اشاعت پر استاد پنجاب مولانا حافظ عبدالمنان رحمہ اللہ محدث نے فرمایا:

اس سے بڑھ کر اس مضمون میں کوئی رسالہ میری نظر سے نہیں گزرا۔ مرزا کے ''اکذب الناس'' ہونے پر حجت واضح ہے۔

مولانا احمد اللہ امرت سری رحمہ اللہ نے فرمایا:

یہ کتاب ''الہاماتِ مرزا'' واسطے تردید مرزا کے نرالی طرز کی ہے۔

اور پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمہ اللہ نے فرمایا:

میں امید کرتا ہوں کہ آپ کے اس رسالہ کے ملاحظہ سے جس قدر اہل حق کے لیے تقویت کا باعث ہوگی اس قدر بلکہ اس سے بڑھ کر مقابل کے دل میں رعب ڈالا جائے گا۔ [1]

---

[1] الہامات مرزا، طبع ثالث، ص:ا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا کے خصوصی مرید کی قادیانیت سے توبہ:

آپ کی اس کتاب نے قادیانیت کے ایوانوں میں زلزلہ بپا کر دیا۔ مرزا کے خصوصی مرید اور عظیم مؤید ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کے خیالات میں سب سے پہلے تغیر اسی کتاب کے ذریعے آیا۔ اور پھر وہ ۱۹۰۶ء میں قادیانیت سے تائب ہو گئے۔ اور اس کے بعد اتنی سرگرمی سے مرزا کی تردید شروع کر دی کہ مرزا کے مرنے تک بلکہ اس کی مرگ کے بعد بھی مرزائیوں کا پیچھا نہ چھوڑا۔

مناظرہ مد ضلع امرت سر:

''الہاماتِ مرزا'' کی اشاعت سے مرزا صاحب اور ان کے بہی خواہوں کو جو زخم لگا تھا وہ ابھی ہرا ہی تھا کہ ان پر ایک اور بلائے ناگہانی آ پڑی جو ان کی اپنی لائی ہوئی تھی۔

موضع مد ضلع امرت سر میں مرزائیوں نے شور وشغب کیا۔ تو اہل اسلام کی طرف سے مولانا ثناء اللہ امرت سری رحمۃ اللہ علیہ کو مناظرہ کی دعوت دی گئی۔ یہ مناظرہ ۲۹، ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو ہوا۔ مرزائیوں کی طرف سے مولوی سرور شاہ مناظر تھے۔ موضوع تھا: کہ مرزا صاحب اپنے الہامی دعووں میں سچے ہیں یا جھوٹے؟

سرور شاہ نے مولانا امرت سری رحمۃ اللہ علیہ کے دلائل کو توڑنے اور ان کی گرفتوں سے جان چھڑانے کے لیے بہت ہاتھ پاؤں مارے لیکن شکست کھائی اور میدان چھوڑ کر بھاگ گیا۔ اس شکست کا داغ دھونے کے لیے مرزا نے ایک عربی قصیدہ لکھا جس میں جی بھر کے اس نے مولانا ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو برا بھلا کہا اور گالیاں دیں۔ اور اپنی کتاب اعجاز احمدی کے صفحہ ۱۱ پر فرط جوش میں لکھ دیا کہ اگر یہ مولوی ثناء اللہ سچے ہیں تو قادیان میں آ کر کسی پیش گوئی کو جھوٹی ثابت کریں۔ اور ہر ایک پیش گوئی کے لیے ایک سو روپیہ انعام دیا جائے گا اور آمد ورفت کا کرایہ علیحدہ۔

ساتھ ہی مرزا نے اس کتاب پر یہ بھی لکھ دیا کہ وہ قادیان میں تمام پیش گوئیوں کی پڑتال کے لیے میرے پاس نہ آئیں گے اور سچی پیش گوئیوں کو اپنے قلم سے تصدیق کرنا ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے موت ہوگی۔ ❶

مولانا ثناء اللہ قادیان میں:

چناں چہ مولانا ثناء اللہ امرت سری رحمہ اللہ ۱۰ جنوری کو بلائے بے درماں کی طرح قادیان پہنچ گئے اور آپ کے وہاں جانے ہی سے مرزا کی ایک اور پیش گوئی بھی باطل ہوگئی۔ اور آپ نے مرزا صاحب کو ایک خط لکھ کر قادیان میں اپنی آمد موجودگی کی اطلاع دی۔ لیکن مرزا حسب عادت مقابلے میں آنے سے انکاری رہا۔ اور اس طرح اللہ نے مولانا ثناء اللہ امرت سری رحمہ اللہ کو فاتح قادیان بنا دیا۔ فللہ الحمد

مناظر اسلام، بطل اہل حدیث، فاتح قادیان حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ اور راہ زنِ اسلام، دجال زماں، متنبّی قادیان مرزا غلام احمد قادیانی آں جہانی کے مابین آخری فیصلہ

مرزا غلام احمد قادیانی کا شائع کردہ اشتہار

مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

يَسْتَنْبِئُوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ط

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب! السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود، کذاب، دجال، مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے۔ اور

❶ اعجاز احمدی از مرزا قادیانی، ص: ۳۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افتراء ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چوں کہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لیے مامور ہوں اور آپ بہت سے افترا میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں اور تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہوسکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہوجاؤں گا۔ کیوں کہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ناکام ہلاک ہوجاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے۔ تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے۔ جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی وحی یا الہام کی بناء پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افتراء ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کردے۔ آمین

مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی ہی میں ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون وہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ کھلے طور پر میرے رو برو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ دکھ دیتا ہے۔ آمین یا ربّ العالمین!

میں ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بد زبانی حد سے گزر گئی۔ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کے لیے سخت نقصان رساں ہوتا ہے اور انہوں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت ﴿لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ﴾ پر بھی عمل نہیں کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا ہے کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بد آدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعے سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے اس لیے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین!

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ. آمین

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ [1]

واضح رہے کہ حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ نے مرزا صاحب کے اس اشتہار کو ان کے مطالبے کے پیش نظر اپنے اخبار ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر کے ۲۶/اپریل ۱۹۰۷ء کے شمارے میں شائع کر دیا تھا۔ چناں چہ اس اشتہار کی اشاعت سے ۱۳ ہی ماہ بعد مرزا غلام احمد قادیانی ہیضہ کے مرض میں مبتلا ہو کر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء بروز منگل تقریباً ساڑھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دس بجے آں جہانی ہو کر اپنی ہی دعا کے نتیجے میں اپنے کذاب، دجال، مفسد و مفتری ہونے کی تصدیق کر گئے۔

لکھا تھا کاذب مرے گا پیش تر
کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا

جب کہ فرزند اسلام، سرخیل اہل حدیث، فاتح قادیان حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ اللہ کی توفیق سے اس کے بعد مزید چالیس برس تک اسلام کا دفاع اور عقیدہ ختم نبوت کا پرچم لہراتے رہے۔ رحمه الله رحمة واسعة، آمین

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را
ایں دعاء از من و جملہ جہاں آمین باد

مناظرہ و مباحثہ رام پور:

یہ بڑا اہم تاریخی مناظرہ ہے۔ اور اس کی روداد بڑی دلچسپ ہے۔ مولانا رحمہ اللہ کی زندگی ہی میں جب مرزا صاحب فوت ہو گئے تو ایوانِ قادیانیت میں دیر تک زلزلہ برپا رہا۔ اور قادیانی عمائد و اساطین ساکت و مبہوت اور ششدر و دم بخود ہو کر رہ گئے۔ چوں کہ انہوں نے کسی غلط فہمی کی بنا پر مرزا صاحب کی پیروی نہ کی تھی۔ بلکہ ایک مخصوص سامراجی سکیم کے تحت کچھ موہوم دنیوی مفادات کے عوض جان بوجھ کر دین و ایمان کی متاع عزیز و گراں مایہ کو فروخت کر ڈالا تھا۔ اس لیے انہوں نے اپنی پرفریب چال بازیوں کو نیا روپ دینا شروع کر دیا۔

اب ان کے دام تزویر کا نشانہ وہ لوگ تھے جو مسلم نوابوں اور حکم رانوں کے دربار سے تعلق رکھتے تھے۔ قادیانی حضرات نہایت خفیہ طریقے سے ایسے لوگوں پر ڈورے ڈالتے تھے اور انہیں اپنے زیر اثر لا کر قادیانی حکومت کی داغ بیل ڈالنے کے خواب دیکھ رہے تھے۔ اسی سلسلے میں انہوں نے نواب رام پور کے ملازمین خاص میں سے منشی ذوالفقار کو قادیانیت کے

---

❶ بحوالہ مجموعہ اشتہارات ج:۳، ص:۵۷۸ مطبوعہ ربوہ۔ الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود (عافاہ اللہ) وایدہ مرقومہ یکم ربیع الاول ۲۵ھ، ۱۵/ اپریل ۷ء۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دام میں پھنسا لیا۔ اس شخص نے قادیانی مذہب اختیار کرنے کے بعد کافی شر انگیزی کی۔ بالآخر نواب صاحب رام پور نے اپنے خرچ پر ایک عظیم الشان مناظرے کا اہتمام کیا۔ اس مناظرے کے لیے ہر طبقۂ خیال کے بڑے بڑے علماء مدعو کیے گئے۔ جن کی تعداد ایک سو سے زائد تھی۔

جب وستار زیب تن کیے ہوئے شیعہ کے مجتہدین، اہل سنت کے پیرانِ طریقت، حکمائے امت اور مشائخ ملت کی اس عظیم تعداد اور بے نظیر اجتماع میں عین وقت پر اسلام کی طرف سے مناظرے کے لیے جس شخصیت کا انتخاب عمل میں آیا وہ شیر پنجاب، فاتح قادیان، شیخ الاسلام، مولانا ثناء اللہ صاحب امرت سری رحمہ اللہ کی شخصیت تھی۔ قادیانی گروپ کی طرف سے مرزا جی کے خاص الخاص مرید اور خلیفہ نور الدین کے دست راست مولوی محمد احسن امروہوی مناظر منتخب ہوئے تھے۔ اہل اسلام کی تجویز تھی کہ مرزا صاحب کے صدق وکذب کے موضوع پر بحث ہو۔

مگر قادیانیوں کے شدید اصرار کی بنا پر نواب صاحب نے حکم دیا کہ اوّلاً حیات ووفات مسیح کے موضوع پر ہی بحث ہو جائے۔ اس کے بعد دوسرے موضوعات پر بحث ہوگی۔

۱۵، ۱۶ اور ۱۹ جون ۱۹۰۹ء کو مناظرہ ہوا۔ پہلے دن مولوی محمد احسن سٹیج پر آئے لیکن دوبارہ آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اور بقیہ دنوں میں مولوی قاسم علی نے ان کی نیابت کی۔ ۱۷ جون اور ۱۸ جون کو مناظرہ نہ ہوسکا۔ ۱۷ جون کو نواب صاحب کی طبیعت ناساز تھی اور ۱۸ جون کو قادیانی گروہ بلا اجازت مراد آباد چلا گیا تھا۔ ۱۵ اور ۱۶ جون کو حیات ووفات مسیح کے موضوع پر کافی بحث ہو چکی تھی۔ اس لیے ۱۹ جون کو نواب صاحب نے نئے موضوع صدق وکذب مرزا پر مباحثہ کرانا چاہا۔

لیکن قادیانی گروہ کسی طرح تیار نہ ہوا۔ ۲۰ جون کو قادیانی حضرات میدان مناظرہ میں حاضر ہی نہ ہوئے اور نواب صاحب کی اجازت کے بغیر رام پور سے بھاگ نکلے۔

مولانا امرت سری رحمہ اللہ کا اس مناظرے میں جو عالمانہ کمال ظاہر ہوا اس کا اندازہ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کیا جا سکتا ہے کہ نواب صاحب شیعہ تھے۔ لیکن مولانا جیسے وہابی کے زورِ بیان، اندازِ استدلال اور عالمانہ وقار سے اس قدر متاثر ہوئے کہ آپ کی پذیرائی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ مولانا کی تقریر و بحث کے دوران نواب صاحب کی محویت اور مسحوریت کا یہ عالم ہوتا تھا کہ رہ رہ کر پھڑک اٹھتے اور اٹھ اٹھ کر پیٹھ ٹھونکتے اور شاباشی دیتے تھے۔

۲۲ جون کو ہندوستان کے کبار علماء نے مناظرے کا فیصلہ لکھا اور متفقہ طور پر مولانا کو فتح یاب قرار دیا۔ ❶

نواب صاحب رام پور نے بھی مولانا کو فتح یابی کا ایک سرٹیفیکیٹ عطا فرمایا جس کے الفاظ یہ ہیں:

رام پور میں قادیانی صاحبوں سے مناظرہ کے وقت مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب کی گفتگو ہم نے سنی۔ مولوی صاحب نہایت فصیح البیان ہیں اور بڑی خوبی یہ ہے کہ برجستہ کلام کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریر میں جس امر کی تمہید کی اسے بدلائل ثابت کیا۔ ہم ان کے بیان سے محظوظ و مسرور ہوئے۔

دستخط خاص حضور نواب صاحب بہادر

محمد حامد علی خان

(اخبار اہل حدیث امرت سر، ۳۰ جولائی ۱۹۰۹ء)

اس مناظرے پر پورے ملک کی نظریں جمی ہوئی تھیں۔ اس میں قادیانیوں کی شکست فاش کا یہ اثر ہوا کہ رام پور میں قادیانی فتنے نے اس کے بعد سر ہی نہ اٹھایا اور ملک کے باقی اطراف و اکناف میں بھی اس تحریک کے حاملین ایک عرصہ تک دبکے رہے۔ فللہ الحمد

انعامی مباحثہ لدھیانہ اپریل ۱۹۱۲ء:

مولانا امرت سری کے جیتے جی مرزا قادیانی کی موت اس کے کذاب و دجال ہونے کا ایک کھلا خدائی نشان تھا۔ جس نے قادیانی ایوانوں میں زلزلہ برپا کر رکھا تھا۔ قادیانی مبلغین

❶ اہل حدیث امرت سر ۲ جولائی ۱۹۰۹ء۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنا سارا زور استدلال صرف کر ڈالنے کے باوجود اس سیاہ داغ کو اپنے مزعوم نبی کی پیشانی سے دھونہیں پاتے تھے۔آخر کئی سال کی تکفیری کوششوں کے بعد مفتی قاسم علی دہلوی نے اس سے جان چھڑانے کا ایک پہلو تلاش کیا۔اور ۱۶ فروری ۱۹۱۲ء کو قادیانی اخبار ''الحق'' دہلی میں مولانا امرت سری کو مباحثے کا چیلنج دے دیا۔مولانا امرت سری رحمہ اللہ بھلا کب چوکنے والے تھے۔آپ نے یکم مارچ ۱۹۱۲ء کے اخبار اہل حدیث میں چیلنج قبول کرنے کا اعلان کردیا۔پھر شرائط پر گفتگو چلی۔اور آخر کار طے پایا کہ ۱۵/اپریل ۱۹۱۲ء کو لدھیانہ میں مناظرہ ہو۔

قادیانی مناظر اپنے جدید نکتہ کی دریافت پر اس قدر نازاں وفرحاں تھے اور اپنی کامیابی کا اتنا پختہ یقین کیے ہوئے تھے کہ انہوں نے بڑے جوش وخروش کے ساتھ اعلان کیا کہ اگر مولانا امرت سری رحمہ اللہ اس مناظرے میں فتح یاب ہو جائیں گے تو ہم انہیں تین سو روپے انعام دیں گے اور ان کے ناکام ہونے کی صورت میں ہم ان سے کوئی رقم نہ لیں گے۔

طے شدہ قرارداد کے مطابق ۱۵/اپریل ۱۹۱۲ء کو دونوں فریق لدھیانہ میں جمع ہو گئے۔ پھر ایک طویل گفتگو کے بعد متفقہ طور پر طے پایا کہ قادیانی حضرات تین سو روپے کی انعامی رقم ایک امین کے پاس جمع کرا دیں۔ نیز دونوں فریق مباحثے کا فیصلہ کرنے کے لیے اپنی اپنی طرف سے ایک ایک منصف نامزد کریں اور اتفاق رائے سے ایک ایسا غیر مسلم سرپنچ منتخب کریں جو دونوں منصفوں کے درمیان اختلاف کی صورت میں اپنا فیصلہ دے سکے اور جس کا فیصلہ ناطق سمجھا جائے۔

قادیانیوں نے مزید ایک شرط یہ بھی رکھی کہ مسلم اور قادیانی منصفوں کو اپنا اپنا فیصلہ حلفیہ لکھنا ہوگا غیر حلفی فیصلہ معتبر نہ ہوگا۔

ان شرائط کے مطابق مسلمانوں نے مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ کو اور قادیانیوں نے منشی فرزند علی ہیڈ کلرک قلعہ میگزین فیروز پور کو اپنا منصف مقرر کیا۔مسلمہ فریقین سرپنچ کے طور پر ایک سکھ دانش ور سردار بچن سنگھ صاحب بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی گورنمنٹ پلیڈر لدھیانہ کا انتخاب عمل میں آیا اور قادیانیوں نے تین سو روپے کی انعامی رقم مولانا حسن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب رئیس لدھیانہ کے پاس بطور امانت جمع کرادی۔

۱۷؍اپریل ۱۹۱۲ء تین بجے سہ پہر اصل مناظرے کا آغاز ہوا اور نو دس بجے رات تک جاری رہا۔ طریق بحث یہ تھا کہ فریقین باری باری اپنے بیانات قلم بند کر کے حاضرین کو سنا دیتے تھے۔ مولانا نے تمام شرائط و آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس وقار کے ساتھ بحث کی کہ کسی کو آپ پر انگلی اٹھانے یا حرف گیری کا موقع نہ مل سکا۔ جب کہ فریق مخالف نے قدم قدم پر خلاف ورزی کی اور بار بار تنبیہ و ہدایت کی گئی۔ گفتگو کا محور یہ تھا کہ ۱۵؍اپریل ۱۹۰۷ء کو مرزا صاحب نے ''مولوی صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ'' والا جو اشتہار شائع کیا تھا اور جس میں یہ دعا کی تھی کہ:

''اب میں تیرے تقدس و رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتمس ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما۔ اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں اٹھالے۔''

اور جس کے بعد مرزا صاحب مولانا صاحب کی زندگی میں مرگئے۔ یہ اشتہار اور یہ دعا مرزا نے اپنے عقیدے اور دعوے کے مطابق کسی خدائی تحریک پر شائع کی تھی یا یوں ہی شائع کردی تھی۔ اور اس کی قبولیت کا انہیں (بزعم ان کے) الہام بھی ہوا تھا۔

اس لیے میری زندگی میں ان کا فوت ہوجانا ان کے اپنے اقرار و اعتراف کے مطابق ان کے دجال و کذاب اور مفسد و مفتری علی اللہ ہونے کا خدائی نشان ہے۔ جب کہ قادیانی مناظر کا موقف یہ تھا کہ مرزا صاحب کی یہ دعا خدائی تحریک پر نہ تھی اور نہ انہیں اس کی قبولیت کا کوئی الہام ہوا تھا۔

مولانا امرت سری رحمہ اللہ نے مرزائی مسلمات کی بنیاد پر اور خود مرزا صاحب کے عمومی و خصوصی بیانات کی روشنی میں اپنا دعویٰ اس طرح مدلل طور پر ثابت کیا کہ انکار کی کوئی گنجائش باقی نہ رہی۔ اور منشی قاسم علی ایڑی چوٹی تک کا زور لگانے کے باوجود کوئی علمی گرفت نہ کرسکے۔ مناظرہ کے اختتام پر فریقین کے قلم بند بیانات منصفوں کے حوالے کردیئے گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹/اپریل ۱۹۱۱ء کی شام کو مسلم منصف مولانا ابراہیم سیالکوٹی رحمہ اللہ نے اپنا حلفیہ فیصلہ سرپنچ کے سامنے پیش کر دیا۔ جس میں انہوں نے مباحثہ کے تمام پہلوؤں کا مفصل تحلیل و تجزیہ کرتے ہوئے دوٹوک الفاظ میں مولانا امرت سری رحمہ اللہ کو فاتح قرار دیا تھا۔ ان کے برعکس قادیانی منصف ۱۸/اپریل ۱۹۱۲ء کی صبح کو فیصلہ دیئے بغیر لدھیانہ سے اچانک غائب ہو گیا۔ قادیانی اکابر سے اس نے کیا کیا در پردہ مشورے کیے ان کا کسی کو علم نہیں۔

البتہ کافی آنا کانی کے بعد ۲۰/اپریل ۱۹۱۲ء کی شام کو اپنا فیصلہ سرپنچ کے حوالے کیا۔ فیصلہ کیا تھا مجموعہ مہملات تھا۔ پورا بیان پڑھ کر کسی نتیجے پر پہنچنا مشکل ہے۔ اور دلچسپ بات یہ ہے کہ خود قادیانیوں نے اپنی ضد سے حلفیہ فیصلہ لکھنے کی جو شرط رکھوائی تھی قادیانی منصف صاحب نے اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے غیر حلفیہ فیصلہ لکھا تھا جو طے شدہ شرائط کے مطابق قابل قبول نہ تھا۔ تاہم مولانا امرت سری رحمہ اللہ کی اجازت سے سرپنچ نے اسے قبول کر لیا۔

مرزائی صاحب نے ہر چند قلابازیاں کھانے کے باوجود مرزائی مناظر کے جواب کی بابت اعتراف کیا کہ جو جواب اس سوال کا میر قاسم علی صاحب (قادیانی مناظر) نے دیا اس کی صحت پر مجھے اطمینان نہیں ہوا۔ اور میر صاحب کا بیان صرف قیاس پر ہی مبنی ہے جو حجت نہیں ہو سکتا۔ ❶

ان دونوں فیصلوں کی وصولیوں کے بعد سردار بچن سنگھ نے اپنا فیصلہ قلم بند کر کے ۲۱/اپریل ۱۹۱۲ء کو مغرب کے وقت فریقین کے حوالے کر دیا۔ اس فیصلہ میں سردار صاحب نے مباحثہ کے تمام پہلوؤں کا نہایت باریکی سے مفصل جائزہ لیتے ہوئے صاف اور صریح الفاظ میں مولانا امرت سری رحمہ اللہ کو فاتح قرار دیا۔ حضرت مولانا امرت سری رحمہ اللہ خود رقم طراز ہیں:

۲۱/اپریل ۱۹۱۲ء کی مغرب کے وقت سردار صاحب موصوف نے فیصلہ دیا۔ فوراً ہی تمام شہر میں یوں خبر مشہور ہوئی جیسے عید کے چاند کی۔ مسلمان ایک دوسرے کو مبارک، خیر مبارک کے نعرے سنتے سناتے چھوٹے چھوٹے بچے گاڑیوں پر بیٹھ کر خوشی کے نعرے لگاتے یہاں

❶ فاتح قادیان، ص: ۳۹، ۴۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک کہ دس بجے شب کے حضرت میاں صاحب (مولانا حسن خان صاحب) کے مکان کے وسیع احاطہ میں جلسہ ہوا۔ جس میں فیصلہ کا اظہار اور سرپنچ کے حق میں شکریہ اور دعا کو رزلیوشن بڑی خوشی سے حاضرین نے پاس کیا۔ اس کے بعد مبلغ تین سو روپے کا انعام امین صاحب سے وصول کر کے صبح کی ڈاک پر امرت سر روانہ ہوئے۔ سٹیشن پر احباب کا مجمع تھا۔ جنہوں نے نہایت مسرت و بہجت کا اظہار کیا اور ایک جلوس کی معیت میں اپنے مکان پر پہنچے۔ الحمد لله

شب کو احباب کی دعوت اور جلسہ ہوا۔ جس میں مختصر کیفیت جلسہ کے بعد فیصلہ سنایا گیا۔ اور سرپنچ صاحب کے تدبر وانصاف اور محنت ودیانت کا ذکر کرتے ہوئے ان کے حق میں شکریہ اور دعا کا رزلیوشن پاس کیا گیا۔ الحمدللہ [1]

اسی مناظرے کی یادگار کے طور پر مولانا نے ''فاتح قادیان'' نامی رسالہ تحریر کیا۔ جس میں فریقین کے پورے مباحث اور تینوں منصفوں کے فیصلوں کا مکمل متن درج کرنے کے ساتھ ساتھ اس مناظرے کے پس منظر اور پیش منظر کی پوری تفصیل بھی قلم بند فرمائی۔ اور اسے انعامی رقم سے چھپوا کر مفت تقسیم کیا۔ یہ رسالہ بار بار چھپا اور ہاتھوں ہاتھ نکل گیا۔

یہ مناظرہ انعامی مباحثہ کے نام سے مشہور ہوا۔ اور چوں کہ اس کا موضوع بھی مرزا صاحب کا ۱۵/اپریل ۱۹۰۷ء والا اشتہار تھا جس کا عنوان تھا:

''مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ''

اس لیے مرزا جی کی موت کے بعد یہ مناظرہ بھی قادیانیوں اور اہل اسلام کی تاریخ میں ایک خدائی نشان کی حیثیت اختیار کر گیا۔ اس مباحثہ نے مرزا صاحب کے کذب پر دوہری مہر لگا دی اور قادیانیوں کا جوش وخروش اور زور وشور توڑ کر رکھ دیا۔

ایک لطیفہ اور قدرتی اسرار:

اس عنوان کے تحت مولانا امرت سری رحمہ اللہ نے ''فاتح قادیان'' میں ایک دلچسپ لطیفہ لکھا ہے:

---

[1] فاتح قادیان، ص: ۷۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ واقعی بات ہے کہ خدا کے اسرار خدا ہی جانتا ہے۔ اشتہار مذکور یعنی آخری فیصلے والے اشتہار کی تاریخ اشاعت ۱۵/اپریل، اس پر مباحثہ کے لیے بھی ۱۵/اپریل ہی کا اتفاق ہوا۔ حدیث میں آیا ہے کہ مسیح موعود دجال کو باب لد میں قتل کریں گے۔ محدثین کہتے ہیں کہ باب لد شام کے ملک میں ایک مقام ہے۔ مگر مرزا صاحب چوں کہ مسیح موعود ہونے کے مدعی تھے اور پنجاب کے باشندے۔ اور پنجاب سے باہر نہ گئے تھے۔ انہوں نے اس حدیث کی تاویل ایسی کی کہ جس سے شہر لدھیانہ کی فضیلت بھی ثابت ہوسکتی ہے اور مناظرے پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ آپ نے یعنی مرزا صاحب نے اپنے رسالہ ''الہدیٰ'' کے حاشیہ نمبر ۹۱ میں لکھا ہے کہ سب سے پہلے میرے ساتھ لودھانہ (لدھیانہ) میں بیعت ہوئی تھی۔ جو دجال کے قتل کے لیے ایک حربہ (ہتھیار) تھی۔ اس لیے حدیث میں آیا ہے کہ مسیح موعود دجال کو باب لد میں قتل کرے گا۔ پس ''لد'' دراصل مختصر ہے ''لدھیانہ'' سے۔

مرزا صاحب نے لدھیانہ میں کس دجال کو قتل کیا؟ اس کا تو ہمیں علم نہیں، وہ جانیں یا ان کے مرید، ہاں اس سے تو بخوبی ثابت ہوا کہ لدھیانہ کا مقام منتخب ہونا اور فریق ثانی کی تجویز سے ہونا واقعی سِرِّ قدرت اپنے اندر رکھتا ہے کہ بقول مرزا صاحب یہاں ''دجال'' قتل ہونا تھا۔ ❶

فاضل محترم قاری محمد ایوب چنیوٹی ﷻ کا بیان ہے کہ لدھیانہ کے اس انعامی مباحثہ میں مولانا امرت سری رحمہ اللہ نے جو تین سو روپے انعام وصول کیا تھا۔ ہمارے محترم مناظر اسلام مولانا محمد رفیق سلفی راہوالی حفظہ اللہ کے پاس آج بھی جیتے ہوئے اس نوٹ کی فوٹو کاپی موجود ہے۔ ☆

---

❶ فاتح قادیان، ص: ۶، ۷۔

☆ (ہفت روزہ اہل حدیث لاہور، ج: ۳۸، شمارہ: ۲۱، مجریہ ۱ تا ۷ جون ۲۰۰۷ء)

(مجلہ جامعہ ابی بکر الاسلامیہ کراچی، مجریہ شوال المکرم وذوالقعدہ وذوالحجہ ۱۴۲۸ھ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہ حنفی مرزائیوں کے نزدیک ایک معتبر فقہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مضمون میں مرزائیوں کی ایک معتبر کتاب ''فقہ احمدیہ'' سے استفادہ کیا گیا ہے۔ یہ کتاب مرزائیوں کی ''تدوین فقہ کمیٹی'' کے ۹/ ارکان کی محنت کا نتیجہ ہے جسے ان کے ادارۃ المصنفین ربوہ نے شائع کیا ہے۔ اس کتاب کے صفحہ 1 پر مرزا طاہر احمد کے دستخط موجود ہیں اور تاریخ ۸۳-۲-۱۰ درج ہے۔

یہ کتاب مرزائیوں کے معروف مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے شائع ہوئی۔ ہمارے سامنے کتاب مذکور کا دوسرا ایڈیشن ہے۔

حوالہ نمبر ا۔ حنفی مقلدین کی طرح امام ابوحنیفہ کی تعریف ومدح:

اللہ تعالیٰ خود امت محمدیہ میں ایسے مطہر وجود پیدا فرماتا رہتا ہے جو بدلتے ہوئے زمانہ کے تقاضوں کو قرآن وسنت کی روشنی میں پورا کرنے کے اہل ہوتے ہیں اور تعلیم قرآن کی حفاظت کا کام ان کے سپرد کیا جاتا ہے۔ درحقیقت یہی لوگ ہیں جو مجتہد کہلانے کے مستحق ہیں۔ جیسا کہ خلفائے راشدین اور دوسرے ائمہ دین خصوصاً امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ وغیرہ تھے۔ ❶

حوالہ نمبر ۲:

جماعت احمدیہ اس فقہ کی پابند ہے اور یہ فقہ مندرجہ اُمور پر جماعت احمدیہ کے فقہی مذہب کی مستند دستاویز ہے۔ اگر کسی مسئلے پر اس مجموعے میں کوئی اُصول یا راہنمائی نہ ملے تو اس مسئلہ میں فقہ حنفیہ پر عمل ہوگا۔ ❷

حوالہ نمبر ۳:

فقہی معاملات کے بارے میں حضرت بانی سلسلۂ عالیہ احمدیہ کا ارشاد حسب ذیل ہے اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ہے اور نہ سنت میں اور نہ قرآن میں مل سکے تو اس صورت میں فقہ حنفی پر عمل کرلیں کیوں کہ اس فرقہ کی کثرت خدا کے ارادہ پر دلالت کرتی ہے اور اگر بعض

---

❶ فقہ احمدیہ، ص:۴، سطر ۱۴ تا ۱۷۔

❷ فقہ احمدیہ، ص:۶، سطر ۱۷ تا ۲۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجودہ تغیرات کی وجہ سے فقہ حنفی کوئی صحیح فتویٰ نہ دے سکے تو اس صورت میں علماء اس سلسلہ کے اپنے خداداد اجتہاد سے کام لیں لیکن ہوشیار رہیں کہ مولوی عبداللہ چکڑالوی کی طرح بے وجہ احادیث سے انکار نہ کریں۔ ہاں جہاں قرآن اور سنت سے کسی حدیث کو معارض پاویں تو اس حدیث کو چھوڑ دیں۔ ❶

حوالہ نمبر۴:

حضور (مرزا صاحب) حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے بارے میں ایک جگہ فرماتے ہیں:

''وہ ایک بحر اعظم تھا اور دوسرے سب اس کی شاخیں ہیں۔ اس کا نام اہل الرائے رکھنا ایک بھاری خیانت ہے۔ امام بزرگ ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو علاوہ کمالات علم آثار نبویہ کے استخراج مسائل قرآن میں یدطولیٰ تھا۔ ❷

حوالہ نمبر۵:

اصل حقیقت یہ ہے کہ امام صاحب موصوف اپنی قوتِ اجتہادی اور اپنے علم اور درایت اور فہم وفراست میں ائمہ ثلاثہ باقیہ سے افضل واعلیٰ تھے۔ اور ان کی خداداد قوتِ فیصلہ ایسی بڑھی ہوئی تھی کہ وہ ثبوت اور عدم ثبوت میں بخوبی فرق کرنا جانتے تھے۔ اور ان کی قوتِ مدرکہ کو قرآن شریف کے سمجھنے میں ایک خاص دستگاہ تھی اور ان کی فطرت کو کلامِ الٰہی سے ایک خاص مناسبت تھی اور عرفان کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ چکے تھے اور اسی وجہ سے اجتہاد واستنباط میں ان کے لیے وہ درجہ علیا مسلم تھا۔ جس تک پہنچنے سے دوسرے سب لوگ قاصر تھے۔ ❸

حوالہ نمبر۶۔ استدراک:

فقہ احمدیہ میں عام مدون فقہ حنفی کے بعض امور میں اختلاف کیا گیا ہے یہ اختلاف فقہ

❶ ریویو بر مباحثہ چکڑالوی وبٹالوی ص:۶۔ سن تصنیف نومبر ۱۹۰۲ء۔ روحانی خزائن، ج:۱۹، ص:۲۱۲۔ از فقہ احمدیہ، ص:۷ سطر آخری تا سطر ۵ ص ۸ وایضاً، ص:۱۳۔

❷ الحق مباحثہ لدھیانہ، ص:۱۵۱۔ روحانی خزائن:۴/۱۰۱۔ فقہ احمدیہ، ص:۱۳، سطر ۱۷ تا ص:۱۴۔

❸ ازالہ اوہام، ص:۵۳۰۔ فقہ احمدیہ، ص:۱۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حنفی کے اصولوں سے باہر نہیں۔ پس جس طرح حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے آپ کے بعض شاگردوں مثلاً حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ یا حضرت امام محمد رحمہ اللہ کا اختلاف فقہ حنفی کے دائرہ سے ان کو باہر نہیں لے جاتا اور ان کے اس اختلاف کو فقہ حنفی کی مخالفت نہیں سمجھا جاتا۔ اسی طرح فقہ احمدیہ کا بعض امور میں اختلاف فقہ حنفی کے مخالف قرار نہیں دیا جا سکتا۔ خصوصاً جب کہ یہ اختلاف انہی اُصولوں پر مبنی ہے جنہیں فقہاء حنفی تسلیم کرتے ہیں کیوں کہ فقہ احمدیہ کے وہی ماخذ ہیں جو فقہ حنفی کے ہیں۔ ❶

ناظرین! کتاب مذکور کے ان چھ مقامات پر مرزائی حضرات نے جس طرح کھل کر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی مدح سرائی کی، اپنی فقہ کا ماخذ فقہ حنفی کو بتایا اور کتاب میں کوئی مسئلہ نہ ملنے کی صورت میں جس فراخدلی کے ساتھ فقہ حنفی پر عمل کرنے کا مشورہ دیا گیا اس کے بعد بھی مرزائیوں کے حنفی ہونے میں کوئی شک باقی رہ جاتا ہے؟ مرزائیوں کی اس ناقابل تردید تحریر سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مرزائیوں کے نزدیک فقہ حنفی ایک معتبر فقہ ہے۔ ☆

---

❶ فقہ احمدیہ، ص: ۱۵۔

☆ ہفت روزہ ''الاعتصام'' لاہور۔ ۲۷ مارچ ۱۹۸۷ء۔

نوٹ: اس موضوع پر تفصیلی معلومات کے لیے ملاحظہ ہو: ''حنفیت اور مرزائیت'' از مولانا عبدالغفور اثری۔ ناشر: جامعہ ابراہیمیہ، ناصر روڈ سیالکوٹ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدۂ ختم نبوت اور علامہ اقبال

پس خدا برما شریعت ختم کرد
بر رسولِ ما رسالت ختم کرد

الغرض اللہ تعالیٰ نے ہم مسلمانوں پر اپنی شریعت کو اور ہمارے رسول ﷺ پر نبوت ورسالت کو تمام کر دیا۔

رونق از ما محفلِ ایام را
او رسل را ختم ، ما اقوام را

اب دنیا کی رونق قیامت تک ہمارے ہی دم قدم سے وابستہ ہے۔آں حضرت ﷺ رسولوں کے سلسلے کو اور ہم امتوں کے سلسلے کو مکمل کرنے والے ہیں۔

خدمتِ ساقی گری برما گزاشت
دادِ ما را آخریں جامے کہ داشت

اللہ تعالیٰ نے کائنات کو جامِ توحید کی ساقی گری کی ذمے داری ہمارے سپرد کر دی اور اپنا آخری جام (قرآن وسنت) ہمیں عنایت فرما دیا۔

لا نبی بعدی زاحسانِ خدا ست
پردۂ ناموسِ دینِ مصطفیٰ ست

آں حضرت ﷺ کا آخری نبی ہونا ہم پر اللہ کریم کے احسانات میں سے ایک عظیم احسان ہے۔اور آپ کا خاتم النبیین ہونا دینِ مصطفیٰ کے لیے ایک اعزاز اور امتیاز ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوم را سرمایۂ قوت ازو
حفظ سرّ وحدت ملت ازو
حق تعالیٰ نقش ہر دعویٰ شکست
تا ابد اسلام را شیرازہ است

آپ کے خاتم الانبیاء اور آخر الانبیاء ہونے کے سبب ملت اسلامیہ کو قوت وسطوت حاصل ہوئی اور اسی نکتے میں وحدت ملت کا راز مضمر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو آخری نبی بنا کر ہر مدعیٔ نبوت کے دجل وفریب کا تار و پود بکھیر دیا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اسلام کا شیرازہ استوار کر دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قلم کی اشک باری سے کتابیں مسکراتی ہیں

ابوحمزہ پروفیسر سعید مجتبیٰ السعیدی کی طبع شدہ دیگر تالیفات

۱: سنن ابن ماجہ (اردو ترجمہ مع فوائد احادیث)

۲: آدابِ حج

۳: آداب الدعاء (اردو ترجمہ)

۴: آدابِ عمرہ

۵: کتاب التوحید (اردو ترجمہ)

۶: غایۃ المرید شرح کتاب التوحید (اردو ترجمہ)

۷: چالیس احادیث (اربعین نووی)

۸: شرح اربعین نووی

۹: اسلام کے احکام وآداب

۱۰: اپریل فول کی تاریخی وشرعی حیثیت (اردو ترجمہ)

۱۱: بدکاروں کی زندگی کا عبرت ناک انجام (اردو ترجمہ)

۱۲: سونا چاندی کے زیورات کیسے خریدیں؟ (اردو ترجمہ)

۱۳: موت کے وقت (اردو ترجمہ)

۱۴: منکرین حدیث کے شبہات اور ان کا ردّ

۱۵: الاکمال فی اسماء الرجال (اردو ترجمہ)

۱۶: حیض، نفاس اور استحاضہ کے بارے میں خواتین سے متعلقہ مخصوص احکام ومسائل (اردو ترجمہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقالاتِ ختمِ نبوت

ناشر

دار السعادۃ

اندرون قلعہ منکیرہ، بھکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ